عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

ماہ ربیع الثانی
شریعت اور تاریخ کی روشنی میں

جلد: ۴۲ | ۷ تا ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۲۳ء | شمارہ: ۴۰

حماس کا طوفان الاقصیٰ

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کا تجدیدی کارنامہ

حضرت حکیم بن حزامؓ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

حاملہ بیوی کو تین طلاقیں

س:...... میرے بیٹے نے اپنی بیوی کو جو کہ پانچ ماہ کی حاملہ ہے، طلاق دے دی۔ دو مرتبہ کہا کہ: ’’میں اس کو طلاق دیتا ہوں۔‘‘ ایک مرتبہ اس نے اپنی بیوی کا نام لے کر کہا کہ ’’طلاق دیتا ہوں۔‘‘ آج سے ایک ماہ پہلے بھی اس نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تھی۔ لہٰذا قرآن وسنت کی رو سے بتادیجئے کہ یہ طلاق ہوگئی یا نہیں؟

ج:...... صورتِ مسؤلہ میں چونکہ شوہر نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، اس لئے بیوی شوہر پر حرمت مغلظہ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے حرام ہوگئی ہے۔ آئندہ ان کے درمیان بغیر حلالہ شرعیہ کے دوبارہ نکاح نہیں ہوسکتا۔ عورت چونکہ حاملہ ہے، اس لئے اس کی عدت وضعِ حمل ہے۔ جیسے ہی بچے کی پیدائش ہوگی، عدت مکمل ہوجائے گئی اور عورت دوسری جگہ نکاح کرسکے گی۔ تین طلاق کے بعد بیوی کا حرام ہوجانا، یہ مسئلہ قرآن کریم اور حدیث شریف کا ہے۔ ائمہ اربعہ جن کے سب عرب وعجم مقلد ہیں، ان کا بھی متفقہ فیصلہ یہی ہے کہ تین طلاقیں خواہ بیک لفظ دی گئی ہوں یا علیحدہ علیحدہ، تین ہی ہوتی ہیں اور ائمہ اربعہ کے متبعین جو خود بھی علم کا پہاڑ ہیں، وہ بھی یہی فتویٰ دیتے چلے آئے ہیں۔ اب ان اکابرین سے بڑا عالم دین آپ کو کون ملے گا، جس کے فتوے پر ان حضرات کے فتوے کے مقابلے میں اعتماد کیا جائے؟ بہرحال! صحابہ کرامؓ، جمہور تابعین عظامؒ اور چاروں ائمہ (امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) سبھی اسی کے قائل ہیں اور یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اس کے خلاف کسی کا فتویٰ قابل قبول نہیں اور نہ لائق اعتماد ہے۔

اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ

س:...... کیا اسرائیل کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ضروری ہے؟ اگر کوئی مسلمان اسرائیلی مصنوعات کو استعمال کرتا ہے تو کیا وہ گناہ گار ہوگا؟

ج:...... اسرائیل نے چونکہ فلسطین کے مسلمانوں کے خلاف باقاعدہ جنگ کا اعلان کردیا ہے اور فلسطین کے مسلمانوں پر انتہائی ظلم وستم کرتے ہوئے گولہ بارود برسانا شروع کردیا ہے، اس وقت وہ محارب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ جس حد تک ہوسکے اپنے مظلوم فلسطینی بھائیوں کے ساتھ تعاون اور امداد کا طریقہ اختیار کریں اور ان کے مقابل غیرمسلم قوتوں کی ہر ممکن حوصلہ شکنی کریں اور اس کا ایک بہترین طریقہ مکمل بائیکاٹ کرنے کا ہے۔ اس لئے اسرائیل کی تمام مصنوعات کا اور جو ملک بھی اسرائیل کے ساتھ تعاون کررہا ہو، اس کا مکمل بائیکاٹ کرنا کم ازکم ہر مسلمان کے اختیار میں ہے۔ اتنا تو ہر مسلمان کرہی سکتا ہے، اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے ظالم طاقتوں کو معاشی نقصان پہنچانا تاکہ وہ اپنی مذموم حرکتوں سے باز آجائیں، بہت ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

ہفت روزہ ختمِ نبوّۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۲ ۷ تا ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۲۳ء شمارہ:۴۰

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حماس کا طوفان الاقصیٰ آپریشن	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ	۹	ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشاؒ
ماہِ ربیع الثانی... شریعت اور تاریخ کی روشنی میں	۱۲	مولانا ابوبکر حنفی شیخوپوری
مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کا تجدیدی کارنامہ	۱۴	مفتی خالد محمود
تحفظ ختم نبوت کانفرنس، ملیر	۲۰	مولانا محمد جنید اسحاق
ختم نبوت تربیتی نشستیں، صدر ٹاؤن	۲۲	مولانا محمد کلیم اللہ
کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ (۲)	۲۴	کارگزاری: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان
حیات الانبیا پر مطبوعہ کتب کی یکجا اشاعت	۲۶	حافظ محمد انس، ملتان

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ: ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِنبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۵۴ فصل:....۶ ہجری کے سرایا

۲:.... سریہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ:.... اسی سال ربیع الاوّل میں حضرت عکاشہ بن مِحْصَن رضی اللہ عنہ کو چالیس سواروں کی معیت میں ''غمر مرزوق'' کی طرف بھیجا گیا، یہ حضرات غنیمت کے دوسو اُونٹ لائے، مگر کسی سے مقابلہ نہیں ہوا، نہ ان میں سے کوئی صاحب شہید ہوئے، بلکہ صحیح سالم مدینہ واپس آ گئے۔

غمر:.... بفتح غین معجمہ، وسکونِ میم، اس کو مرزوق (بروزن مفعول) کی طرف مضاف کرکے بولا جاتا ہے، اور یہ مرکب اضافی بنواَسد کے کنویں کا نام ہے جو مکہ کے راستے پر واقع تھا۔

۳:.... سریہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نمبر ۲:.... اسی سال ربیع الاوّل میں، اور بقول بعض ربیع الآخر میں، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ہی کو دس اَفراد کی معیت میں بنومعویہ (بفتح میم، وسکون عین مہملہ، وکسر واوٴ، اس کے بعد یاء، پھر تائے تأنیث) اور ''بنوعوال'' (بضم عین مہملہ وتخفیف واوٴ) کی طرف بھیجا۔ یہ لوگ ''ربذہ'' کے راستے میں موضع ''ذوالقصہ'' میں آباد تھے، مگر کفار کو غلبہ ہوا اور ان میں سے بیشتر حضرات شہید ہوگئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ملی تو ان کی مدد کے لئے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا، انہوں نے کفار سے انتقام لیا، جیسا کہ ابھی آتا ہے۔

ذوالقصہ:.... بفتح قاف وتشدید صاد مہملہ، مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے، جو مدینہ سے چالیس میل پر واقع ہے۔

رَبذہ:.... راء مہملہ، باء موحدہ اور ذال معجمہ تینوں کے فتحہ کے ساتھ آخر میں تائے تأنیث۔ مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے، جو عراقی حاجیوں کے راستے میں ''ذاتِ عرق'' کے قرب وجوار میں واقع ہے۔

۴:.... سریہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ:.... اسی سال آخر ربیع الآخر میں حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا سریہ بھی ذات القصہ بھیجا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چالیس سواروں کی معیت میں اس وقت بھیجا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ کفار محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے دستے پر غالب آ گئے ہیں اور ان میں سے بیشتر حضرات شہید کردیئے گئے، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی روانگی شبِ ہفتہ ۲۸/ربیع الآخر ۶ھ کو ہوئی تھی، دُشمن مغلوب ہوا اور ان کے بہت سے مویشی غنیمت میں ہاتھ آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس لے کر باقی ان پر تقسیم کردیئے۔

۵:.... سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ:.... اسی سال ربیع الآخر کے آخری دن، اور بقولِ بعض ربیع الاوّل میں، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا سریہ بنی سلیم کی طرف موضع ''جموم'' (بفتح جیم) بھیجا گیا، یہ مدینہ سے چار برید (۱۲ میل) پر بطنِ نخلہ کے قریب ایک جگہ تھی، ان حضرات نے دُشمن کے چند اَفراد کو قید اور ان کے مویشیوں پر قبضہ کیا اور مدینہ واپس آ گئے۔

۶:.... سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ:.... اسی سال جمادی الاخریٰ میں، اور بقول ابنِ کثیرؒ جمادی الاولیٰ میں، نیز زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا سریہ بنوثعلبہ بن سعد کی طرف موضع ''طرف'' بھیجا گیا، وہ پندرہ رُفقاء کی معیت میں ان کی طرف روانہ ہوئے، مگر مقابلہ نہیں ہوا، اور بیس اُونٹ غنیمت کے لائے۔

طرف:.... طاء اور راء مہملتین کے فتحہ کے ساتھ، اور زرقانیؒ نے اس کو بفتحِ اوّل وکسرِ ثانی ضبط کیا ہے، یہ بنوثعلبہ بن سعد کے کنویں کا نام ہے جو عراق کے راستے میں مدینہ سے ۳۶ میل اور بقول بعض ۲۵ میل پر واقع ہے۔ (جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

حماس کا طوفان الاقصیٰ آپریشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

۷ /اکتوبر ۲۰۲۳ء صبح تقریباً ۵ اور ۶ بجے کے درمیان حماس کے مجاہدین نے فضائی، سمندری اور زمینی تینوں راستوں سے اسرائیل پر حملہ کیا، میڈیائی ذرائع کے مطابق غزہ کی سرحد پر موجود باڑ ہٹا کر فلسطینی مجاہدین زمینی راستے سے اسرائیل کے شہر اشکلون سمیت تقریباً آٹھ شہروں میں داخل ہوئے اور ان میں موجود فوجی چھاؤنیوں اور ان کی چیک پوسٹوں کا کنٹرول سنبھال لیا، جب کہ سمندری راستے اور پیراگلائیڈرز کی مدد سے بھی حملہ کیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق حماس کے مجاہدین نے چند منٹ میں پانچ ہزار سے زائد راکٹ اسرائیل پر برسائے، جس سے اسرائیل حواس باختہ ہوگیا۔ حماس نے اسرائیل کے درجنوں فوجی افسران کو بھی یرغمال بنالیا، جس میں بریگیڈیئر جنرل، لیفٹیننٹ جنرل، ان کے انٹیلی جنس چیف اور نیوی کے سرکردہ سربراہان شامل ہیں۔ اسرائیل سمیت پوری دنیا کو یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ دنیا کی طاقت ور ترین اور جدید ترین ہتھیاروں سے لیس فوج اور انٹیلی جنس نیٹ ورک کو حماس نے کیسے ناکام کردیا اور اتنی بڑی منظم اور کامیاب کارروائی کرنے میں کیسے کامیاب ہوگیا، جسے اسرائیل خود ۱۱/ ۹ قرار دے رہا ہے۔ اس کارروائی کے نتیجے میں اسرائیل کو ابتدا میں سنبھلنے تک کا موقع نہیں ملا۔ اس کا انٹیلی جنس نظام اور دفاعی سسٹم مکمل طور پر ناکام رہا۔ بتایا جاتا ہے کہ دنیا کا طاقت ور ترین اور بہترین میزائل شکن سسٹم اسرائیل کے پاس ہے، جو اس اچانک اور یکدم راکٹ حملوں کے سامنے مٹی کا ڈھیر ثابت ہوا۔

اخبارات کے مطابق اب تک اسرائیلی فوج کے اڈوں اور دوسرے ٹھکانوں پر حملوں کے نتیجے میں ۹۰۰ سو سے زائد صہیونی ہلاک جب کہ ۶۸۷ نہتے فلسطینی شہری شہید ہوچکے ہیں۔ اسرائیلی فضائیہ مدت سے محصور علاقے غزہ میں شہری آبادی، حماس کے مفروضہ ٹھکانوں، مساجد، اسکولوں، ہسپتالوں حتیٰ کہ ایمبولینسوں کو نشانہ بنارہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ پورے غزہ کا محاصرہ کرکے بجلی اور پانی جیسی ضروریاتِ زندگی کو معطل اور مصر کے رفاہ بارڈر کو بند کردیا ہے، جس کا نقصان یہ ہے کہ ہر قسم کی غذائی اجناس غزہ میں آنا رُک گئی ہیں، گویا غزہ بالکل جیل نما بن چکا ہے۔ اسرائیل تمام جنگی قوانین کو بالائے طاق رکھ کر غزہ میں جہاں کہیں اجتماع دیکھتا ہے یا کوئی بڑی بلڈنگ انہیں نظر آتی ہے، وہاں بمباری کررہا ہے۔

اب اسرائیل کو جنگ بندی کی اس لیے بھی جلدی پڑگئی ہے کہ اس کے اتنے فوجی افسران پکڑے گئے ہیں، جس کی وجہ سے عوام کا اس پر دباؤ ہے، جب کہ حماس کے مجاہدین نے جنگ بندی کو یکسر مسترد کردیا ہے، اور انہوں نے کہا ہے کہ اسرائیل آبادیوں پر بمباری بند کردے، ورنہ ان کے قیدی فوجیوں کو سب کے سامنے ایک ایک کرکے قتل کیا جائے گا۔ اخبارات کے مطابق اسرائیل نے یہ بھی حماقت کی ہے کہ بدحواسی میں اس نے لبنان پر بمباری کی ہے اور اس کے ردِ عمل میں حزب اللہ بھی اسرائیل کے خلاف لڑنے کے لیے کھڑی ہوگئی اور میدان میں آگئی ہے۔

حماس کے ترجمان خالد قدومی نے کہا ہے کہ: ’’دہائیوں پر مشتمل اسرائیلی مظالم کے خلاف ہم نے فوجی کارروائی کی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ عالمی

برادری غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف ہمارے مقدس مقامات جیسے الاقصیٰ پر ہونے والے مظالم بند کروائے اور یہی مظالم جنگ شروع کرنے کی وجہ ہیں، یہ زمین پر آخری قبضے کو ختم کرنے کی سب سے بڑی جنگ کا دن ہے۔‘‘

اس موقع پر جمعیت علمائے اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فلسطینیوں کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے جہاں پوری پاکستانی قوم سے فلسطینیوں کی حمایت کی اپیل کی ہے، وہاں انہوں نے اقوامِ متحدہ اور عالمی برادری کو بھی جھنجھوڑا ہے اور کہا ہے کہ:

’’ایک روز قبل فلسطینی مجاہدین نے اسرائیل پر جو حملہ کیا ہے، یہ حملہ بہت تاریخی کامیابی ہے، میں اس کو ایک تاریخی معرکہ سے تعبیر کرتا ہوں، جن علاقوں پر انہوں نے قبضہ کیا ہے، یہ ان کے اپنے علاقے ہیں اور اپنے علاقے انہوں نے واپس لیے ہیں۔ اس حوالے سے میں فلسطین کے عوام کو اور فلسطین کے مجاہدین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دنیا نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ فلسطین، فلسطین کا مسئلہ اور فلسطینیوں کا موقف ابدی نیند سو چکا ہے، اب فلسطین کا موضوع دوبارہ نہیں اُٹھ سکے گا اور ناعاقبت اندیشوں نے دنیا میں یہ بات پھیلائی اور ہمارے ہاں ایک طبقہ اور ایک عنصر پیدا ہوا جس نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے موضوع کو ترجیح دلائی، اس کی اہمیت سے لوگوں کو متاثر کرنے کی ناکام کوشش کی، میں سمجھتا ہوں کہ آج اس معرکے نے فلسطین کے مسئلے کو زندہ ہی نہیں کیا‘ ثابت کیا ہے کہ فلسطین کا مسئلہ مرا نہیں اور آج اس کی اہمیت آسمانوں کو چھو رہی ہے۔ اس حملے میں اسرائیل کے پورے دفاعی نظام کو ناکام بنا دیا گیا ہے، ان کے گھمنڈ کو زمین بوس کر دیا گیا ہے۔ ان کی انٹیلی جنس کو ناکام بنا دیا ہے۔ دنیا کو یہ حقیقت تسلیم کر لینی چاہیے کہ اسرائیل کوئی قوت نہیں، اسے بڑھا چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے اور اس قوت کو جس انداز سے بڑھا چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے، یہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر رہا ہے۔ میں ساتھ ہی یہ بات بھی اپنے فلسطینی بھائیوں سے اور مجاہدین سے کہوں گا کہ وہ انسانی حقوق کا احترام کریں، اسے تحفظ دیں، اس کا لحاظ رکھیں، بچوں، عورتوں اور عام شہریوں کو گزند نہ پہنچائیں، ان کی زندگیاں تلف نہ کریں اور دنیا کو بتائیں کہ اسرائیل اور صہیونی جنہوں نے فلسطینیوں کی نسل کشی کی، ان کے بچوں کو قتل کیا، ماؤں کے سامنے قتل کیا، والدین کے سامنے قتل کیا، اور کوئی احترامِ آدمیت انہوں نے نہیں دکھائی، آج ہمیں اس کے بدلے میں یہ ثابت کرنا چاہیے کہ اسلام اور مسلمان کس طرح انسانی حقوق کا تحفظ کرتا ہے، اس حوالے سے ہم ضرور فلسطینیوں سے یہ اپیل کریں گے کہ وہ انسانی حقوق کے تحفظ میں بھرپور کردار ادا کریں۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اقوامِ متحدہ بھی اپنا فرض پورا کرے۔ ۱۹۶۷ء کی قراردادوں پر عمل درآمد کرائے۔ بیت المقدس کو مسلمانوں کے حوالے کرے اور اس کو فلسطین کا دارالخلافہ تسلیم کرے۔ ہم اس حوالے سے جو بھی اپنا موقف رکھتے ہیں، اس حوالے سے ہم ایک او آئی سی کا بھرپور اور فوری اجلاس بلانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس میں ہمارے دوست ملک انتہائی قابل احترام سرزمین سعودی عرب سے بھی بھرپور کردار ادا کرنے کی ہم توقع رکھتے ہیں، وہ فوری طور پر او آئی سی کا اجلاس بلائے۔ پاکستان کی گورنمنٹ فوری طور پر اس حوالے سے کردار ادا کرے، تاکہ اسلامی دنیا بیٹھ کر اس نئی معروضی صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے ایک نئے زاویۂ نظر کے ساتھ اپنے موقف کا تعین کرے، اور مشرقِ وسطیٰ میں امن کے قیام کو یقینی بنانے کے لیے منصوبہ بندی کرے۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب تک فلسطین کو تسلیم نہیں کیا جاتا، فلسطینیوں کو اس کی سرزمین نہیں دی جاتی، کبھی بھی مشرقِ وسطیٰ میں امن نہیں آ سکتا۔ اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیے اور اسی بنیاد پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنے رویوں پہ نظر رکھنی چاہیے، عرب دنیا کو بھی، پوری اسلامی دنیا کو بھی، اور میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ اگلے جمعہ (۱۳/اکتوبر ۲۰۲۳ء) ان شاء اللہ العزیز! پورے ملک میں فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی کا دن منایا جائے گا۔ پورے ملک کے عوام، پاکستانی قوم اس حوالے سے میدان میں آئے اور اسلامی وحدت کا ثبوت پیش کریں کہ اسلام ایک دین ہے اور مسلمان ایک جسم ہے اور جسم کے کسی حصے میں بھی اگر کوئی تکلیف ہے تو اس کا احساس پوری دنیا کا مسلمان کر رہا ہے۔ پاکستانی قوم اس حوالے سے ان شاء اللہ! اپنا کردار ادا کرے گی، اپنی رائے دے گی، یکجہتی کا مظاہرہ کرے گی اور جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد پورے ملک میں ان شاء اللہ العزیز! اس حوالے سے یکجہتی کا دن بنایا جائے گا، بھرپور مظاہرے کیے جائیں گے۔ میں اس حوالے سے پوری قوم سے

اپیل کرتا ہوں کہ یکجہتی کے اس دن کو بھرپور طور پر کامیاب بنائے۔‘‘

اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اکابرین نے عالمِ اسلام سے اپنے فلسطینی بھائیوں کی حمایت کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

’’کراچی (اسٹاف رپورٹر) وفاق المدارس العربیہ کے اکابرین نے عالمِ اسلام سے فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت کی اپیل کردی۔ قائدین نے مسجدِ اقصیٰ اور فلسطین کا مسئلہ مستقل بنیادوں پر حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں ظلم وستم اور جبر کے ذریعہ نہ کسی کو غلام بنایا جاسکتا ہے اور نہ کسی سرزمین پر قبضہ کیا جاسکتا ہے، اس لیے فی الفور مسجد اقصیٰ اور فلسطین کی آزادی کا اعلان کیا جائے، ملک بھر کے مسلمان مظلوم فلسطینی بھائیوں کے لیے خصوصی دعائیں اور ہر ممکن تعاون بھی کریں۔ وفاق المدارس کے صدر مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا انوار الحق، مولانا محمد حنیف جالندھری اور دیگر نے اپنے بیان میں کہا کہ مسلم حکمرانوں اور مسلم معاشروں پر اپنے اپنے دائرہ کار کے حساب سے ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ تمام مسلمانوں کو فلسطین کے معاملے میں اپنا بھرپور اور مؤثر کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ فلسطین کا مسئلہ مستقل بنیادوں پر حل کیا جائے، بصورتِ دیگر دنیا کا امن وامان ہمیشہ داؤ پر لگا رہے گا۔ قائدین نے فلسطینی مظلوم مسلمانوں کی مدد ونصرت، شہداء کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی صحت یابی کے لیے خصوصی دعا بھی کی۔‘‘ (روزنامہ امت، ۱۰/اکتوبر ۲۰۲۳ء)

مسئلہ فلسطین کے حل کے لیے عرب ممالک اور دوسرے مسلم ممالک کو ایک ساتھ آگے آنا چاہیے اور کوئی روڈ میپ تیار کرنا چاہیے، کیونکہ بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ صرف فلسطین کا مسئلہ نہیں، بلکہ دنیا بھر کے عوام، حقوقِ انسانی کے علم برداروں، حقوقِ انسانی کے کارکنان اور تمام مسلمانوں کا مسئلہ ہے اور اسے حل کرنا ہر ایک انسان کی بنیادی ذمہ داری ہے، کیونکہ یہ پوری انسانیت کا مسئلہ ہے۔

دہشت گردی کی تازہ لہر

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما مولانا حافظ حمد اللہ صاحب حفظِ قرآن کے بچوں کی دستار بندی کی تقریب میں شرکت کی غرض سے مستونگ کے قریب سے گزر رہے تھے تو ان پر بم دھماکا کیا گیا، جس سے گاڑی میں موجود چاروں افراد زخمی ہوگئے، گاڑی بالکل تباہ ہوگئی اور ایک کوسٹر جو قریب سے گزر رہی تھی، وہ بھی تباہ ہوگئی اور اس کے کئی سوار بھی زخمی ہوئے۔ پھر کچھ دن کے بعد مدرسہ عربیہ اسلامیہ اسکاؤٹ کالونی کراچی کے سامنے بیٹھے ایک باریش دین دار شخص کو شہید کیا گیا، اور ایک گولی مدرسہ کے چوکیدار کو بھی جا لگی۔ اس کے بعد کراچی کے معروف عالمِ دین اور اہلِ حدیث مکتبِ فکر کے راہنما مولانا ضیاء الرحمٰن مدنی مدیر جامعہ ابی بکر کو شہید کیا گیا۔ پھر مستونگ میں ۱۲/ربیع الاول کے جلوس پر خودکش حملہ کیا گیا، جس میں ۵۹ افراد شہید اور ۶۵ زخمی ہوگئے۔ اسی طرح ہنگو میں اسی دن جمعہ کی نماز کے موقع پر خودکش حملہ کیا گیا، جس سے پانچ نمازی شہید اور بارہ سے زائد افراد زخمی ہوگئے۔ اسی طرح کچھ دن بعد مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمرؓ سہراب گوٹھ کراچی کے پاس مین روڈ پر فائرنگ سے جامع مسجد ابوبکر پورٹ قاسم کے نائب امام مولانا قیصر فاروق شہید اور جامعہ امام محمدؒ (سہراب گوٹھ) کے طالب علم عمر فاروق زخمی ہوگئے، گویا بلاتفریق تمام مکاتبِ فکر کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا جارہا ہے، جو بہت افسوسناک اور لمحۂ فکریہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مکاتبِ فکر دہشت گردی کے خلاف متحد ہوکر اس کی روک تھام کے لیے کردار ادا کریں۔ حکومت سے بھی مطالبہ ہے کہ وہ اس پر غور وفکر کرے کہ صرف دینی اور مذہبی حضرات ہی کیوں دہشت گردی کا نشانہ بنائے جارہے ہیں؟ اور ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے ان دہشت گردوں کو گرفتار کرے، ان کو عبرت ناک سزا دے اور تمام مذہبی قائدین اور راہنماؤں کی حفاظت کا مناسب اقدام کرے۔

افغانستان میں قیامت خیز زلزلہ

کابل (امت نیوز) افغانستان میں ہفتہ (۷/اکتوبر ۲۰۲۳ء) کو آنے والے ۶.۳ شدت کے قیامت خیز زلزلے سے ۱۳ دیہات ملیا میٹ ہو گئے، جب کہ اموات ۲۰۰۰ سے تجاوز کر گئیں، جب کہ ۹ ہزار سے زائد افراد زخمی ہیں۔ افغان حکام کے مطابق زلزلے سے ہرات کے دو اضلاع میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلی، عینی شاہدین کے مطابق پہلے ہی جھٹکے میں کئی مکانات ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ بیشتر لوگوں کو گھروں سے نکلنے کا موقع تک نہیں ملا۔ متعدد افراد ملبے تلے دبے ہوئے ہیں، جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔ جب کہ اتوار کے روز بھی افغان صوبے بادغیس اور فراہ میں آفٹر شاکس محسوس کیے گئے، جس کے باعث لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا اور وہ گھروں سے نکل آئے۔ طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ''ایکس'' پر لکھا کہ قدرتی آفات سے نمٹنے کی وزارت کے اعداد و شمار کے مطابق ہرات کے ۱۳ دیہات میں ۱۳۰۰ کے قریب مکانات مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔ وزارتِ آفات کے مطابق افغانستان میں زلزلے سے اموات کی تعداد دو ہزار ۵۳ ہو گئی ہے، جب کہ نو ہزار ۲۴۰ افراد زخمی ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ زخمیوں کی مدد کے لیے ڈاکٹرز اور طبی سہولیات کافی نہیں ہیں۔ حکومتِ پاکستان نے بھی اعلان کیا ہے کہ اس حادثہ میں ہم افغانستان کی حکومت کے ساتھ رابطے میں ہیں اور ان شاء اللہ! بہت جلد اپنی امدادی ٹیمیں اور ضروریاتِ زندگی افغانستان روانہ کر دی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ تمام زلزلہ زدگان کی شہادت کو قبول فرمائے اور زخمیوں کو جلد صحت یابی نصیب فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

”صُوَرٌ مِنْ حَيَاةِ الصَّحَابَة“

زندگیاں صحابہ رضی اللہ عنہم کی

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”جو شخص پیروی کرنا چاہے، اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہیے جو وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے، اس کے فتنے میں پڑنے اور دین حق سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ وہ لوگ جن کی پیروی کرنی ہے؛ اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، وہ لوگ اس امت کے افضل ترین افراد تھے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری تھی، وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے، اور تکلف سے دور تھے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم ان کا مقام پہچانو، ان کے پیچھے چلو اور ان کے اخلاق وسیرت کو حتی الامکان مضبوطی سے پکڑو، اس لیے کہ وہ لوگ صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر تھے۔“ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تصنیف: ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا مرحوم (مصر)
مترجم: مولانا اقبال احمد قاسمی، یوکے اسلامک مشن

کیا اس صحابی کی خبر آپ کو پہنچی ہے؟ تاریخ نے اپنے ریکارڈ میں یہ بات محفوظ کر لی ہے کہ یہ وہ شخص ہیں جن کی پیدائش خانۂ کعبہ میں ہوئی تھی۔ ان کی ولادت کا قصہ مختصراً یہ ہے:

ایک روز جب وہ کسی تیوہار کے موقع پر عوام کے لئے کھلا ہوا تھا، ان کی والدہ غم غلط کرنے اور جی بھلانے کے خیال سے اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہوئیں۔ اس وقت وہ حاملہ تھیں اور حمل کی مدت پوری ہو چکی تھی۔ خانہ کعبہ کے اندر ہی یکا یک ان کو اس شدت کا دردِ زہ شروع ہو گیا کہ اس میں سے باہر نہ نکل سکیں۔ آخر کار ان کے لئے چمڑے کا ایک فرش لا کر بچھا دیا گیا، جس پر انہوں نے اپنے بچے کو جنم دیا اور وہ بچہ تھا: حکیم ابن حزام، جو ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ کا بھتیجا تھا۔

حضرت حکیمؓ بن حزام کی نشوونما ایک ایسے اعلیٰ اور شریف خاندان میں ہوئی تھی جو زبردست اثر ورسوخ اور غیر معمولی دولت وثروت کا مالک تھا۔ اس کے علاوہ ذاتی طور پر بھی وہ نہایت عقلمند، شریف اور فاضل شخص تھے، انہیں خوبیوں کی وجہ سے قبیلے والوں نے ان کو اپنا سردار منتخب کر لیا اور رقادہ کا اہم منصب ان کے حوالے کر دیا تھا۔

چنانچہ زمانۂ جاہلیت میں وہ اپنے ذاتی مال میں سے کافی رقم بیت اللہ کے اُن حجاج پر خرچ کرتے تھے جو زادِ راہ اور سواری سے محروم ہوتے۔

حضرت حکیمؓ بن حزام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب نبوت پر فائز ہونے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے گہرے دوست تھے۔ اگرچہ عمر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانچ سال بڑے تھے، مگر اس کے باوجود انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غیر معمولی انسیت اور محبت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہ کر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھ کر انہیں بے انتہا مسرت حاصل ہوتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی پھوپھی حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی تو دوستی پر رشتہ داری کا اضافہ بھی ہو گیا، جس نے ان دونوں کے تعلقات کو مزید مستحکم کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حکیم بن حزام کے ان گوناگوں اور ہمہ جہتی تعلقات کو جاننے کے بعد جن کی تفصیل میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے، جب یہ بات آپ کے علم میں آئے گی کہ وہ فتح مکہ کے موقع پر اس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو بیس سال سے زیادہ کی مدت گزر چکی تھی تو آپ محوِ حیرت رہ جائیں گے، کیونکہ حکیم بن حزام جیسے آدمی سے جس کو اللہ تعالیٰ نے دانش مندی اور بالغ نظری سے نوازا ہو، جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قریبی رشتہ داری کی خصوصیت حاصل ہو، بجا طور پر اس بات کی توقع کی جاتی تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں، ان کی دعوت کی تصدیق کرنے والوں اور ان کے طریقے کی پیروی کرنے والوں کی صف اول میں ہوں گے، لیکن بہر حال! یہ اللہ کی مشیت تھی اور وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔

اور جس طرح حضرت حکیم بن حزام کا اسلام یں پیچھے رہ جانا، ہمارے لئے باعث تعجب ہے، اسی طرح خود ان کے لئے بھی یہ بات انتہائی باعث حیرت تھی، جب سے وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوکر لذت ایمان سے آشنا ہوئے تھے، اپنی زندگی کے ان لمحات پر مسلسل پچھتاتے اور ندامت کے آنسو بہاتے رہے، جو شرک باللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب میں گزرے تھے۔ اسلام لانے کے بعد ایک دن ان کے بیٹے نے ان کو روتے ہوئے دیکھ کر پوچھا:

”ابا جان! کیا چیز آپ کو رلا رہی ہے؟“

”بہت سی باتیں ہیں بیٹے! اور وہ سب مجھے رونے پر مجبور کر رہی ہیں۔“

انہوں نے بڑی حسرت سے کہا: ”ان میں سب سے پہلی بات ہے پچھڑ جانا، جس کی وجہ سے بہت سے ایسے زریں مواقع میرے ہاتھ سے نکل گئے کہ اب اگر دنیا کی ساری دولت بھی خرچ کردوں تو ان کی گرد کو بھی نہیں پاسکتا۔ پھر یہ بات کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر اور اُحد سے مجھے نجات دی تو اس وقت میں نے اپنے دل میں ٹھان لیا تھا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کسی بھی موقع پر قریش کے ساتھ نہ کسی قسم کا کوئی تعاون کروں گا، نہ مکے سے باہر نکلوں گا۔ مگر افسوس! قریش کی مدد کے لئے مجھے برابر گھسیٹا جاتا رہا۔ پھر یہ بات کہ جب بھی میں دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا، میری نگاہیں قریش کے ان اہم اور سربرآوردہ لوگوں کی طرف اٹھ جاتیں جو عمر میں مجھ سے بڑے اور قدرومنزلت میں مجھ سے فائق تر تھے۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ جاہلی دین اور اس کے طور طریقوں کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور اس وقت میں خود کو ان کی تقلید پر مجبور پاتا تھا۔ کاش کہ میں نے ایسا نہ کیا ہوتا۔ ہم کو تو بس ہمارے آباء اجداد اور سرداروں کی اندھی تقلید ہی نے تباہی کے گڑھے میں گرایا ہے۔ تو میرے بیٹے! بتاؤ کہ میں ان حالات میں کیوں نہ رووں؟“

اور حکیم ابن حزام کا اسلام کی راہ میں پیچھے رہ جانا، جس طرح ہمارے اور خود ان کے لئے وجہ حیرت تھا، اسی طرح یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی حیران کُن تھی کہ کوئی شخص جو حکیم بن حزام جیسی عقل وفہم سے آراستہ ہو، اسلام کی خوبیوں سے نابلند کیسے رہ گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے اور ان جیسے چند دوسرے لوگوں کے متعلق توقع رکھتے تھے کہ یہ لوگ اسلام قبول کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں گے۔ چنانچہ فتح مکہ سے ایک رات پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا تھا:

”مکے میں چار اشخاص ایسے ہیں جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ انہیں شرک سے دُور اور اسلام سے قریب ہونا چاہئے تھا۔“ اور یہ پوچھنے پر کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا:

”وہ ہیں: عتاب بن اُسید، جبیر بن مطعم، حکیم بن حزام اور سہیل بن عمرو۔“

اور خدا کے فضل سے یہ چاروں حضرات اسلام قبول کرکے اس کے دست وبازو بن گئے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکیم بن حزامؓ کی عزت افزائی کے لئے اپنے مُنادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا:

”☆....جو شخص اس بات کی شہادت دے کہ خدائے واحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ مامون ہے۔

☆....جو شخص کعبہ کے پاس بیٹھ جائے اور اپنے ہتھیار اتار کر رکھ دے، وہ بھی مامون ہے۔

☆....جو کوئی اپنے گھر کا دروازہ اندر سے بند کرلے، وہ محفوظ ہے۔

☆....جو آدمی ابوسفیان بن حرب کے گھر میں داخل ہوجائے، اس کو امان ہے۔

☆....اور جو آدمی حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہوجائے، اس کو بھی امان ہے۔“

حکیم بن حزام کا مکان مکہ کے نشیبی حصے میں اور ابوسفیان کا مکان اس کے بالائی حصے میں واقع تھا۔

حضرت حکیم بن حزام نے اسلام قبول کیا تو اس شان سے کہ وہ ان کے دل ودماغ پر حاوی ہوگیا اور انہوں نے ایمان کو اپنایا تو اس انداز سے کہ وہ ان کے رگ وپے میں سرایت کر گیا اور ان کے دل کی گہرائیوں میں جاگزیں ہوگیا، اور انہوں نے اس بات کا عزم مصمم کرلیا کہ زمانہ جاہلیت میں جو موقف بھی انہوں نے اپنائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت میں جو اخراجات بھی انہوں نے کئے تھے، ان سب کی چند در چند تلافی کرکے رہیں گے اور واقعی انہوں نے اپنے اس عزم کو ادا کرکے دکھادیا۔

☆.... دارالندوہ.....جس کی بڑی زبردست تاریخی اہمیت تھی، جس میں جاہلیت کے زمانے میں قریش اپنی مشاورتی مجلسیں منعقد کرتے تھے اور جس میں سردارانِ قریش رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف سازشیں کرنے کے لئے جمع ہوا کرتے تھے۔ ان کی ملکیت میں آیا تو انہوں نے چاہا کہ اس سے چھٹکارا حاصل کرلیں۔ گویا وہ قابل نفرت اور گھناؤنے ماضی کو طاقِ نسیاں کے حوالے کردینا چاہتے تھے۔ چنانچہ اس کو ایک لاکھ درہم میں فروخت کردیا، اور جب ایک قریشی نوجوان نے ان سے کہا کہ چچا جان! آپ نے قریش کی قابل فخر یادگار کو بیچ دیا؟ تو انہوں نے اس کا جواب دیا:

”بیٹے! تمہاری اس بات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ فخر ومباہات کی ساری باتیں اب ختم ہوچکی ہیں۔ اب اگر کوئی چیز باقی رہ گئی ہے تو وہ تقویٰ ہے۔ میں نے اس کو اس لئے فروخت کیا ہے کہ اس کی قیمت سے جنت میں ایک مکان خرید سکوں۔ تم سب لوگ گواہ رہنا کہ میں اس کی قیمت خدائے عزوجل کی راہ میں صدقہ کررہا ہوں۔“

حضرت حکیم بن حزام اسلام لانے کے بعد جب پہلی بار سفرِ حج پر گئے تو ان کے ساتھ قربانی کی ایک سو اونٹنیاں تھیں، جن کے اوپر قیمتی کپڑوں کی خوبصورت جھولیں پڑی ہوئی تھیں اور دوسرے حج میں وقوفِ عرفات کے موقع پر ان کے ساتھ ایک سو غلام تھے، جن کی گردنوں میں چاندی کے پٹے پڑے تھے جن پر لکھا تھا: ”عتقاء للہ عزوجل عن حکیم بن حزام“ اور تیسرے حج کے موقع پر قربانی کی ایک ہزار بکریاں لے گئے تھے۔ جی ہاں! ایک ہزار بکریاں اور منیٰ میں ان سب کی قربانی کرکے ان کا گوشت فقراء و مساکین میں تقسیم کردیا تھا۔

غزوۂ حنین کے موقع پر انہوں نے ایک دفعہ مالِ غنیمت میں سے مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو عنایت فرمایا۔ انہوں نے دوبارہ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر مرحمت فرمایا۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایک سو اونٹ دے دیئے۔ اس وقت وہ اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”حکیم! یہ مال نفس کے لئے بڑا پُرکشش ہوتا ہے، جو شخص اسے قناعت کے ساتھ لیتا ہے، اس کے لئے یہ بابرکت اور جو شخص حرص وطمع کے ساتھ لیتا ہے، اس کے لئے نامبارک ثابت ہوتا ہے۔ اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔“

حضرت حکیمؓ بن حزام نے یہ بات سنی تو عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! قسم ہے اس ہستی کی، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کے بعد نہ میں کسی سے کچھ مانگوں گا نہ زندگی بھر کسی سے کچھ لوں گا۔“

اور واقعی انہوں نے اپنی یہ قسم پوری کر دکھائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں ان کو متعدد بار بلایا کہ اپنا وظیفہ بیت المال سے لے لیں، مگر انہوں نے انکار کردیا اور ان کے بعد جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو وہ بھی انہیں بلاتے رہے لیکن جب وہ کسی قیمت پر آمادہ نہیں ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوکر فرمایا:

”مسلمانو! آپ سب لوگ اس بات کے گواہ رہیں کہ میں حکیمؓ بن حزام کو بیت المال سے اپنا حصہ لینے کے لئے بلاتا ہوں مگر وہ اس سے انکار کرتے ہیں۔“

اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے پوری زندگی اس طرح گزار دی کہ انہوں نے کبھی کسی سے کچھ نہیں لیا۔ ☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، ٹاؤن شپ لاہور

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ ٹاؤن شپ لاہور کے زیراہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس آرائیں چوک ٹاؤن شپ لاہور میں مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس کی صدارت میں ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن، مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، معروف بریلوی عالم دین پرنسپل جامعہ رحمت مولانا خواجہ غلام دستگیر فاروقی، ترجمان مسلک اہلحدیث علامہ شفیق الرحمٰن، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر، شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی، قاری حبیب الرحمٰن، امیر مجلس ٹاؤن شپ پیر محمد آصف، طاہر منہاس ایڈووکیٹ، سیکریٹری جنرل ٹاؤن شپ مولانا محمد مہتاب، مولانا پروفیسر مفتی محمد نوید لاہوری، بھائی محمد بلال، سید یوسف شاہ، زاہد رانا، مولانا محمد اسلم، معروف نعت خواں مولانا محمد عمران نقشبندی، مولانا مدثر اسامہ، مولانا محمد سعد نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے اور آخری رسول ہیں۔ ختم نبوت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی خاصّہ ہے۔ ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ختم نبوت کی حفاظت ہی دنیا اور آخرت میں کامیابی کا سب سے بڑا وظیفہ ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ایک حساس مسئلہ ہے اور اس کی حساسیت کا اندازہ یوں لگالیں کہ دورنبوی سے آج تک اس معاملے پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا گیا۔ پوری امت کو عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے یکجان ہوکر جدوجہد کرنا ہوگی۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی پرامن جدوجہد ہر حال میں جاری رکھی جائے گی۔ مقررین نے کہا کہ قادیانیت کسی دین ومذہب کا نام نہیں بلکہ یہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کا ایک باغی گروہ ہے ان کی چالبازیوں سے مسلمانوں کو خبردار رکھنا ہر کلمہ گو مسلمان کے فرائض میں شامل ہے۔

ماہِ ربیع الثانی

شریعت اور تاریخ کی روشنی میں

مولانا ابوبکر حنفی شیخوپوری

قرآنی بیان کے مطابق روزِ اول سے سال کے مہینوں کی تعداد بارہ ہے، ان بارہ میں سے چوتھا مہینا ربیع الثانی ہے، اہلِ عرب اس کو زیادہ تر ربیع الآخر کے نام سے پکارتے تھے۔ قرآن و سنت سے اس مہینے کی کوئی خاص فضیلت یا اس میں کوئی مخصوص وظیفہ یا عمل تو ثابت نہیں، البتہ اس میں زمانہ نبوی، عہدِ خلفائے راشدین اور بعد کے ادوار میں بہت سے تاریخی اور اسلامی واقعات پیش آئے، جس کی وجہ سے اس مہینے کا تاریخ اسلام سے گہرا ربط ہے اور مؤرخین کے نزدیک بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ آیئے! شریعت کی روشنی میں اس کے اہم پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں اور تاریخی پس منظر میں اس پر ایک واقعاتی نگاہ دوڑاتے ہیں۔

ربیع الثانی کی وجہ تسمیہ:

عربی لغت میں ''ربیع'' کا معنی بہار اور ''اول'' کا معنی پہلا ہے، دونوں لفظوں کا مجموعی معنی ہوا: ''پہلی بہار''۔ اس لغوی تحقیق کے تناظر میں ربیع الثانی کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ موسم بہار کا ایک ابتدائی زمانہ ہوتا ہے جس میں پھل پھول پکنا شروع ہوتے ہیں، اس کو ربیع الاول یعنی پہلی بہار کہتے ہیں، پھر کچھ عرصہ بعد یہ بہار اپنے عروج کو پہنچ جاتی ہے جس میں پھل اور پھول پوری طرح پک جاتے ہیں، اس لیے اس کو ربیع الثانی یعنی دوسری بہار کہا جاتا ہے۔ ان دونوں مہینوں کو ''ربیعین'' یعنی دو بہاریں کہا جاتا ہے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تحقیق یہ ہے کہ ربیع کا لفظ ارتباع سے نکلا ہے جس کا معنی ''موسمِ بہار میں قیام کرنا'' ہے، عرب کے لوگ ان دو مہینوں میں موسمِ بہار کے مزے لوٹنے کے لیے تمام اسفار ترک کر کے اپنے گھروں میں قیام پذیر ہوجاتے تھے۔

عہدِ نبوی اور ماہ ربیع الثانی:

ربیع الثانی یکم ہجری میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو کہ یہودی مذہب کے بہت بڑے عالم اور توریت پر بہت زیادہ دسترس رکھنے والے تھے، اپنے اہل خانہ اور پھوپھی خالدہ بنت حارث سمیت حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ توریت میں جب آپؓ نے نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات کو پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں انہیں من وعن پایا تو بقیہ یہودیوں کی طرح کتمان علم اور تحریف سے کام نہیں لیا بلکہ برملا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوکر مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ مذکورہ سال کے اسی ماہ میں نمازوں کی رکعات میں اضافہ ہوا، شب معراج میں جو نمازِ پنجگانہ کی فرضیت ہوئی، اس میں مغرب کے سوا تمام فرضی نمازیں دو دو رکعات پر مشتمل تھیں لیکن ہجرت مدینہ کے بعد ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار رکعات مقرر ہوئیں۔ اس سال کے اس مہینے میں یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ ہجرت کے بعد مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم کی معاشی مجبوری اور مالی تنگدستی کے باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ساتھ ان کی مواخات کروائی، جسے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی سعادت سمجھ کر برضا ورغبت قبول کیا اور یہ رہتی دنیا تک خدمتِ انسانیت کی عظیم مثال ٹھہرا۔ مواخات کا یہ عمل مہاجرین وانصار کے درمیان انجام پایا تھا، لیکن حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اس موقع پر اس خصوصی اعزاز سے نوازا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بھائی بندی اپنے ساتھ فرمائی، یہ واحد جوڑی تھی جس میں دو مہاجروں کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم ہوا تھا جبکہ بقیہ تمام جوڑیوں میں ایک مہاجر اور ایک انصاری تھا۔

ربیع الثانی ۳ ہجری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت زینب بنت خزیمہؓ کا تیس برس کی عمر میں وصال ہوا، ان کی سب سے نمایاں خوبی فقراء اور مساکین سے خصوصی محبت تھی، انہیں کھانا کھلا کر ان کی دعائیں لینا ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا، اپنی اس فیاضی کی بنا پر وہ ''ام المساکین'' کے لقب سے معروف تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کا جنازہ پڑھایا اور اپنے دست اقدس سے لحد میں اتارا۔

ربیع الثانی ۶ ہجری میں غزوہ ذی قرد پیش آیا، یہ غزوہ چونکہ جنگل میں ہوا تھا، اس لئے اس کو ''غزوۃ الغابہ'' بھی کہتے ہیں، غابہ عربی میں جنگل کو کہا جاتا ہے۔ اس کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مویشی جنگل میں چر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ابن حصن نے چالیس سواروں کے ہمراہ ان پر ڈاکہ ڈالا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سات سو ساتھیوں کو لے کر ان کے تعاقب میں نکلے، حضرت سلمہ بن اکوعؓ اکیلے پیدل چلتے ہوئے باقی قافلے سے پہلے پہنچ گئے اور دشمنوں پر اتنی زبردست تیراندازی کی کہ وہ سارے جانور چھوڑ کر بھاگ گئے۔ پریشانی میں وہ تیس چادریں، تیس نیزے اور تیس ڈھالیں بھی چھوڑ گئے۔ حضرت سلمہؓ اونٹ اور دیگر مال غنیمت لا رہے تھے کہ راستے میں قافلے سے ملاقات ہوگئی، جب قافلے کو ساری صورتحال سے مطلع کیا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور سارا قافلہ وہیں سے بغیر لڑائی کے واپس مدینہ کو روانہ ہوگیا۔ اسی ماہ میں سریہ مکاشفہ بن محصنؓ پیش آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مکاشفہؓ کی معیت میں چالیس گھڑسواروں کو غمزوق نامی مقام کی طرف بھیجا۔ یہ مکہ کے راستے میں واقع ایک کنویں کا نام ہے۔ یہاں پہنچ کر کسی لڑائی کی نوبت نہ آئی اور مسلمانوں کو مال غنیمت میں دوسو اونٹ حاصل ہوئے۔ اسی سال ماہ ربیع الثانی میں حضرت محمد بن مسلمہؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سوار دے کر مدینہ سے چالیس میل کے فاصلے پر ذوالقصہ نامی علاقے میں بھیجا، لڑائی میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور متعدد مسلمان شہید ہوگئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اطلاع پاتے ہی حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو مدد کے لئے بھیجا، جنہوں نے آکر کفار سے مقابلہ کیا اور انتقامی مقابلہ کرتے ہوئے حساب برابر کردیا۔ مذکورہ سال کے اس ماہ کی آخری تاریخ کو ایک اور فتح بھی مسلمانوں کے ہاتھ لگی، مدینہ سے اکیس میل کے فاصلے پر ''موضع جموم'' میں سریہ بنی سلیمؓ نے دشمنوں سے مقابلہ کیا اور ان کے بہت سے اونٹوں پر قبضہ کرکے مدینہ لے آئے۔ ☆☆

اجلاس مرکزی منتظمہ (عاملہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس منتظمہ (عاملہ) کا اجلاس مرکزی امیر حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم کی صدارت میں یکم اکتوبر کو منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کی سعادت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے حاصل کی۔

اجلاس میں چناب نگر، سرگودھا، گدپور، اچھروال کی تعمیرات کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں طے ہوا کہ راولپنڈی جماعت سے درخواست کی جائے کہ وہ کسی کارنر پر پلاٹ تلاش کریں۔ جہاں مجلس اپنی ضرورت کے مطابق تعمیر کرے۔

سرگودھا دفتر گرا کر جدید نقشہ کے مطابق تعمیر کیا جائے۔ اجلاس میں چناب نگر کانفرنس کے اجتماع کے لئے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی گئی جو مقررین، خطبا، مدعووین سے رابطہ کرے گی۔

نیز طے ہوا کہ چناب نگر کانفرنس جو ۲۶، ۲۷؍اکتوبر کو منعقد ہوگی اس کی منتظمہ کا اجلاس ۱۲؍اکتوبر جمعرات کے روز منعقد ہوگا۔ جس میں کانفرنس کے اشتہارات، پینا فلیکس، اسٹیکرز مبلغین اپنی نگرانی میں مناسب جگہوں پر چسپاں کرائیں گے۔ منتظمہ کانفرنس جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین پر مشتمل ہے۔ ذرائع تشہیر اپنی نگرانی میں اختیار کرے۔

اجلاس میں مستونگ، ہنگو میں بم دھماکوں کی پُرزور مذمت کی گئی شہدأ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کو امیر مرکزیہ نے ہدایت کی کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتیں کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے بروئے کار لائیں۔ منتظمہ کا اجلاس ظہر کی نماز سے قبل امیر محترم کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد، حضرت مولانا اللہ وسایا (ملتان)، مولانا قاضی احسان احمد (کراچی)، مولانا مفتی محمد راشد مدنی (رحیم یار خان)، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، حافظ محمد انس اور محمد اسماعیل شجاع آبادی (ملتان) نے شرکت کی۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

بلند حوصلہ، عالی ہمت، نامور عالم دین

مفتی محمد جمیل خان شہید رحمۃ اللہ علیہ

کا تجدیدی کارنامہ

مفتی خالد محمود (نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال)

حضرت مولانا محمد صفوان بن آدم پالن پوری مدظلہٗ ایک حوصلہ مند، باہمت ، صالح نوجوان عالم دین ہیں، انہیں اکابر کی سوانح اور دیگر دینی موضوعات پر مطالعہ کا ازحد شوق ہے اور اپنے مطالعہ کے دوران جو آبدار موتی وہ چنتے ہیں، انہیں سلیقہ وطریقہ سے پروکر ایک خوبصورت لڑی بنا کر پیش کرنے کا فن آتا ہے۔

کئی سال قبل حج کے موقع پر ان سے ملاقات ہوئی مختصر سا تعارف ہوا، اس وقت انہوں نے اپنی تالیف کردہ تین عدد کتابیں: ’’سنہرے واقعات‘‘، ’’دل کی باتیں‘‘، ’’انسانیت کا سب سے بڑا دشمن‘‘ نامی کتابیں پیش کیں، ان کتابوں کو دیکھ کر خوشی ہوئی۔ پھر ہر سال ان سے حج پر ملاقات ہوتی رہی۔ اتفاق ہے کہ ہمیشہ مولانا صفوان ہی ہمیں ڈھونڈتے ہوئے ہمارے پاس پہنچتے ہیں اور ہر سال کوئی نئی کتاب پیش کرتے ہیں۔

کئی سالوں سے انہوں نے اپنے قلم کا رُخ اکابر کی سوانح کی طرف کیا ہوا ہے اور اب تک حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، حضرت مولانا احمد علی لاہوری، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید رحمہم اللہ کی سوانح مرتب کرچکے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ان اکابر کے نہ وہ شاگرد ہیں، نہ مرید، نہ ان سے کبھی ملے ہیں، نہ ہی ان کی زیارت کی ہے لیکن ان کے حالات پڑھ کر ان سے عقیدت کا رشتہ جوڑا ہے، ان اکابر پر جو مختلف دینی رسائل خصوصاً ماہنامہ بینات کراچی کی خصوصی اشاعتیں شائع ہوئی ہیں زیادہ تر ان کو سامنے رکھا ہے اور ان کی ورق گردانی کرکے مضامین کا انتخاب کرنے کے بعد ان پر بہت عمدہ اور مناسب عنوانات لگا کر ہر بزرگ پر ایک خوبصورت سوانح مرتب کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے ، اسے لوگوں کی راہنمائی کا ذریعہ بنائے، اللہ تعالیٰ ان کے قلم میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین!

اب مولانا صفوان صاحب مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ پر سوانح مرتب کررہے ہیں، جس کا تذکرہ حج کے موقع پر انہوں نے کیا تھا۔ مجھ سے فرمائش کی ہے کہ میں مفتی محمد جمیل صاحب پر کچھ لکھوں کیوں کہ میرا ان کا طویل عرصہ ساتھ رہا ہے۔ تعمیل حکم میں چند سطور پیش خدمت ہیں۔

مفتی محمد جمیل خانؒ ایک معروف، معزز اور دین دار گھرانے میں پیدا ہوئے، گھر میں دینی ماحول تھا اور ابتدا ہی سے مفتی صاحب کو بزرگوں کی صحبت میسر آئی، ان اکابر کی تعلیم وتربیت نے ان کی شخصیت کو اس طرح نکھارا اور سنوارا کہ ان کی زندگی ایک خاص دینی مزاج میں ڈھلتی چلی گئی۔

شریعت کا ایک جزو وہ ہے جس کا تعلق ظاہری اعمال سے ہے، جیسے نماز، تلاوت، رکوع و سجود، دعوت وتبلیغ، صیام وقیام، زکوٰۃ وصدقات، آداب ومعاملات، معاشرت ومعیشت وغیرہ، اسی کو ’’فقہ‘‘ اور ’’شریعت‘‘ سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور شریعت کا ایک جزو باطنی اعمال سے متعلق ہے، جیسے اخلاق رذیلہ سے پاک وصاف ہونا، اخلاق حمیدہ سے متصف ہونا کہ دل حسد، بغض، کینہ، خیانت، جھوٹ، بدعہدی جیسے امراض سے پاک ہوجائے اور سچ، صدق وصفا ودیانت وامانت، محبت وشفقت، الفت ورأفت، عہد کی پاسداری سے متصف ہوجائے اور اطاعت وعبادت کا خوگر ہوجائے، اسے ’’طریقت‘‘ سے تعبیر کیا جاتا ہے جو درحقیقت شریعت ہی کا ایک حصہ ہے۔

اصحابِ طریقت ہمیشہ دلوں پر محنت کرتے ہیں کہ اس دل کی صفائی ہوجائے اور اس دل میں باطنی کیفیات پیدا ہوجائیں، اسی کو قرآن کریم میں ’’تزکیہ‘‘ سے تعبیر کیا گیا ہے اور احادیث میں اسے ’’احسان‘‘ کا نام دیا گیا ہے، اسی تزکیہ و احسان نے جب باقاعدہ بعد میں علم وفن کی شکل اختیار کی تو اسے ’’تصوف‘‘ کہا جانے لگا۔

جس طرح علم ظاہری محض کتابوں کے مطالعہ سے حاصل نہیں ہوسکتا، بلکہ کسی ماہر استاذ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے، اسی طرح باطنی علم بھی صرف کتابوں کے دیکھنے

سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ یہ بھی کسی اللہ والے کے دامن سے وابستہ ہونے، کسی صاحب نسبت بزرگ کے قدموں میں بیٹھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت مفتی صاحب نے بھی حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری، مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی، امام اہل سنت حضرت مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد ادریس میرٹھی، مولانا بدیع الزماں، مولانا سید مصباح اللہ شاہ، مولانا عبداللہ کاکاخیل، مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا فضل محمد سواتی، مولانا محمد سواتی، مولانا عبدالقیوم چترالی، مفتی خلیل احمد جیسے جید علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرکے قرآن وحدیث، فقہ اور دیگر علوم شریعت کی تعلیم حاصل کی۔ قرآن کریم قاری محمد حامد، قاری محمد شریف تھانوی اور فرشتہ صفت استاذ قاری عبدالغفار صاحب کے ہاں حفظ کیا۔ رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ۔ اور اپنے باطن کی اصلاح کے لیے بالترتیب حضرت مولانا فقیر محمد پشاوری، مولانا محمد اشرف، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد کے دامن سے وابستہ ہوئے، ان اکابر کے علاوہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی، مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہم اللہ سے بھی فیض حاصل کرتے رہے۔

ان اکابر ومشائخ اور اساطین علم کی تعلیم و تربیت نے حضرت مفتی محمد جمیل خان کو کندن بنادیا تھا، ان مشائخ نے آپ کو تراش تراش کر ایک ایسا قیمتی ہیرا بنادیا تھا جو ہمیشہ افق پر چمکتا رہا۔ ان اکابر کی کیمیا اثر نظر نے آپ کو ایسا مینارۂ نور بنادیا تھا جس کی روشنی میں لوگوں کے لیے راہِ ہدایت پر گامزن ہونا آسان ہوجاتا تھا۔ حضرت مفتی صاحب اہل مدارس کا وقار اور خانقاہوں کی رونق تھے۔ مجروح اور شکستہ دل ان کے انفاس سے مرہم پاتے اور بے کس و درماندہ افراد ان کے سایۂ عاطفت میں پناہ لیتے، وہ شمع کی مانند خود پگھلتے رہے، مگر دوسروں کو روشنی بخشتے رہے، خود جلتے رہے، مگر دوسروں کو جلا بخشتے رہے، خود بے چین و بے قرار رہ کر دوسروں کو سکون بخشتے رہے، وہ تواضع وانکساری کا پیکر تھے، اگر احباب ان کی نرم خوئی اور ان کے حسنِ سلوک کے معترف تھے تو حکام اور سرکاری افسران ان کی حمیت وغیرت، ان کی جرأت و استقامت اور ان کی حق گوئی و بے باکی سے خائف رہتے، کیوں کہ انہوں نے بغیر خوف لومۃ لائم کے ہمیشہ حق کہا اور حق پر ثابت قدم رہے، انہیں حق گوئی سے کوئی لالچ، کوئی خوف نہ روک سکا، باطل فتنوں اور اہل زیغ کے سامنے وہ ہمیشہ سد سکندری ثابت ہوئے، انہوں نے ہمیشہ ملاحدہ وزنادقہ کے فتنوں کے سیلاب کے سامنے بند باندھا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی کی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے رات دن ایک کیے رکھا، اقرأ روضۃ الاطفال کے ذریعے قرآن کریم کی روشنی کو گھر گھر پہنچانے کے لیے رات دن کوشاں رہے، اس طرح ان کی پوری زندگی جہاد فی سبیل اللہ، اعلائے کلمۃ اللہ، اسلام کی دعوت وتبلیغ، قرآن کریم کی اشاعت اور ختم نبوت کی پاسبانی میں گزری۔

آپ نے ہر ایک کی خدمت کرکے، ہر ایک کے کام آکر، ہر ایک کی رہنمائی کرکے، ہر ایک کی مشکل حل کرکے، ہر تحریک کا روحِ رواں بن کر، ہر دردمند کا درماں بن کر اپنے آپ کو اس طرح منوالیا تھا کہ وہ ہر ایک کی ضرورت بن گئے تھے، جس کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا، کوئی پریشانی لاحق ہوتی، کسی کا کام نہ ہورہا ہوتا تو وہ مفتی صاحب ہی کی طرف رجوع کرتا اور آپ بغیر کسی تفریق کے ہر ایک کے کام آتے۔

حضرت مفتی صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے یقین و توکل کی دولت سے بھی خوب نوازا تھا، مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ پر بڑا اعتماد تھا، اسی اعتماد وتوکل کی بدولت وہ بڑے سے بڑے کام اور مشکل ترین کام میں ہاتھ ڈال دیا کرتے تھے اور اپنے یقین کی بنا پر اس میں کامیاب بھی ہوجاتے تھے، ان کے احباب ورفقا جب کبھی اپنی پریشانی کا اظہار کرتے کہ یہ کام مشکل ہے، نہیں ہوسکتا تو ہمیشہ ان کی تعلیم یہی ہوتی تھی کہ پہلے سے کیوں سوچ لیتے ہو کہ یہ کام نہیں ہوسکتا؟ تم کوشش تو کرو، قدم تو بڑھاؤ، اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرو، باقی اللہ کے سپرد کردو، ان شاء اللہ! یہ کام ہوجائے گا۔ اور ایسا ہی ہوتا تھا۔ ہم نے اپنی زندگی میں مفتی صاحب سے زیادہ توکل و یقین والا شخص نہیں دیکھا۔

مفتی صاحب بہت مضبوط اعصاب کے مالک تھے، دن رات محنت کرنے اور جہد مسلسل کے عادی تھے، ان کی لغت میں شاید چین، سکون، راحت طلبی خصوصاً مایوسی کا کوئی لفظ نہیں تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ کبھی مدح سرائی کے خواہشمند رہے نہ کسی صلہ وستائش کے طلبگار۔ کبھی کسی نے ان کی تعریف وتوصیف کرنے کی کوشش بھی کی تو اسے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کے کارہائے نمایاں بھی بہت زیادہ ہیں اور آپ کے محاسن و محامد بھی کثیر ہیں۔ ان سب کا احاطہ کرنا بلکہ سرسری بیان کرنا بھی مشکل ہے، لیکن یہاں دو باتوں کا

تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں: ایک ان کا بزرگوں کی خدمت کرنا اور دوسرا ان کا اقرأ روضۃ الاطفال کا عظیم علمی اور دینی کارنامہ۔ جہاں تک خدمتِ خلق کا تعلق ہے، مفتی صاحب نے اپنے اساتذہ اور مشائخ کی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا، صرف بزرگوں ہی کی خدمت نہیں کی، بلکہ مفتی صاحبؒ نے ہر بڑے چھوٹے کی خدمت کی، یہی وجہ ہے کہ مفتی صاحب کی زندگی میں خدمت کا وصف سب سے نمایاں تھا اور مفتی صاحب کے اس وصف سے اپنوں ہی نے نہیں، بلکہ غیروں نے بھی فائدہ اٹھایا، مفتی صاحب خدمت کرنے میں اتنے ممتاز تھے کہ آشنا، ناآشنا، واقف، ناواقف کی کوئی قید نہیں تھی، جسے ضرورت پڑی، مفتی صاحب اس کی خدمت کے لیے ہمہ وقت حاضر اور اس خدمت کے صلے میں نہ کوئی لالچ، نہ کسی صلے کی تمنا، نہ ستائش و تعریف کی خواہش، یقیناً مفتی صاحب کی خدمت بے لوث اور بلاغرض تھی اور یہ وصف آج کل عنقا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے اکابر نے برملا یہ اعتراف کیا کہ مفتی محمد جمیل نے اولاد سے بڑھ کر ہماری خدمت کی ہے۔

مفتی صاحب کا دوسرا کارنامہ جو ان کی زندگی کا آخری اور تجدیدی کارنامہ ہے وہ ''اقرأ روضۃ الاطفال'' کا قیام ہے۔

اقرأ روضۃ الاطفال کے قیام کو بہت سے اکابر نے ان کا تجدیدی کارنامہ اور اسے وقت کی ضرورت قرار دیا۔ اسی لیے تمام علماء، اکابر، مشائخ آپ کے اس کام کو نہ صرف سراہتے بلکہ اس کی سرپرستی کرتے تھے اور ہمیشہ اس کے لیے دعاگو رہتے تھے۔

اقرأ روضۃ الاطفال:

قوموں کے عروج وزوال اور ان کے بننے بگڑنے میں تعلیم سب سے مؤثر ذریعہ ہے، خصوصاً چھوٹے اور معصوم بچوں کی تعلیم اگر ابتدا ہی سے بہتر انداز سے ہو اور انہیں ایسی بنیادی تعلیم دی جائے جو مستقبل میں ان کی زندگی پر اچھے اثرات مرتب کرے اور انہیں ایک اچھا مسلمان اور باشعور شہری بنائے تو آج کے یہ بچے کل کے بہترین معمار ثابت ہوں گے، بصورت دیگر یہ بچے کل بڑے ہو کر قوم کی تعمیر وترقی میں کوئی کردار ادا کرنے کے بجائے قوم وملت کی رسوائی کا باعث ہوں گے۔ اس لیے دشمنانِ اسلام کی ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ مسلمانوں کے نظام تعلیم پر حملہ کیا جائے۔

قیام پاکستان کے بعد خیال تھا کہ نئی نسل کی ذہن سازی اور اسلامی تربیت کے لیے نظام تعلیم کو اسلامی قالب میں ڈھالا جائے گا، لیکن:

''اے بسا آرزو کہ خاک شدہ''

پاکستان میں سابقہ نظام تعلیم ہی جاری رہا اور اس نظام کے تعلیم یافتہ حضرات عصری علوم میں نام نہاد مہارت کے زعم میں اسلام سے دور ہوتے چلے گئے اور اب حالت یہ ہوگئی کہ اسلام کے متفقہ اُصولوں سے انحراف ہونے لگا، قرآن اور اس کی تعلیمات کو پڑھنا عیب سمجھا جانے لگا۔ یورپ کی طرف سے اس سلسلے میں ایک اور بھرپور وار ہوا اور بچوں کو ان کی سب سے پہلی درسگاہ ماں کی گود سے نکال کر غیروں کے ماحول میں دے دیا گیا اور نرسری، مونٹیسوری، کنڈرگارٹن کے نام سے چھوٹے چھوٹے پرائیویٹ ادارے کھول دیئے گئے جس میں دوڈھائی سال کے بچوں کو کھیل کود کے ذریعے تعلیم کے نام پر انگریزی ماحول میں ڈھالنے کی کوشش کی جانے لگی اور یہ میدان دشمن کے لیے خالی رہ گیا، جس سے اس نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ ان اداروں کی رفتار ترقی اور امت مسلمہ کی خوابیدگی دیکھ کر احساس ہونے لگا کہ اگر صورتحال اسی طرح رہی تو کچھ ہی عرصے میں نئی نسل کے ذہن سے اسلام اور اس کی تعلیمات یکسر مٹ جائیں گی اور لوگ قرآن وحدیث کا نام تک بھول جائیں گے۔

ان حالات میں بہت سے اہل درد بے چین تھے، بہت سے بزرگ پریشان تھے کہ تدارک کی کیا صورت ہوگی؟ خود اقرأ کے بانیان کرام اپنے خاندان اور ماحول کو دیکھ کر حیران وپریشان تھے کہ ان معصوم بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے کیا کیا جائے؟ آخر اس شب وروز کی کڑھن، آہِ نیم شبی اور دعائے سحرگاہی پر اللہ تعالیٰ کو ترس آہی گیا۔ پاکستان اور عالم اسلام کے جید علماء کرام اور مشائخ عظام کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے اس فکر کی جانب متوجہ کردیا اور سب ایک ہی رخ پر سوچنے لگے۔ مفتی محمد جمیل خان، مفتی خالد محمود اور مفتی مزمل حسین نے اپنے درد اور فکرمندی کو یکساں پایا تو طویل مشوروں کے بعد چھوٹے بچوں اور بچیوں کے لئے ایک جدید تعلیمی ادارے کا قیام ہی حل تجویز ہوا۔ مفتی محمد جمیل خان اپنے دونوں رفقاء سے عمر میں بھی بڑے تھے اور تعلیم وتجربہ کے اعتبار سے بھی ان سے سینئر تھے، لہٰذا انہوں نے اپنے رفقاء کو حوصلہ دیا اور تینوں حضرات نے اپنے استاذ محترم شیخ الحدیث حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے خیالات اور آئندہ کے ارادے پیش کرتے ہوئے رہنمائی کی درخواست کی۔ حضرت مفتی صاحب

نے فوری طور پر اپنے شاگردوں کے ارادوں کی تصویب فرماتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی کہ چھوٹے بچوں کو محفوظ دینی ماحول دینے کے لئے ایسے ادارے کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، جہاں موجودہ ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب سہولیات بھی ہوں اور عزم و ہمت سے لیس بہترین اساتذہ و معلمات بھی۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنے بھرپور تعاون کا بھی یقین دلایا، جبکہ ہونہار شاگردوں نے اس سے بڑھ کر سرپرستی کی درخواست کی اور آخر کار اقرأ روضۃ الاطفال کا قیام عمل میں آیا، جس کے اولین صدر کی حیثیت سے حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ نے ذمہ داری سنبھال لی۔

حضرت مفتی صاحب کی صدارت و ادارت میں اقرأ کے قیام کا اعلان ہوا تو مرجھائے ہوئے چہرے اور بجھے ہوئے دل کھل اٹھے، بادِ نسیم کی طرح سکون بخش کیفیت محسوس ہونے لگی اور اہل اللہ اور علماء کرام کی جانب سے دعاؤں کے تحفے موصول ہونے لگے۔ یہ انہی اہل اللہ کے اخلاص اور ان کی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ جلد ہی اقرأ میں تعلیمی سلسلہ شروع ہوگیا۔

اقرأ روضۃ الاطفال کا آغاز:

مفتی مزمل حسین صاحب کے والد حاجی محمد حسین کاپڑیا کے تعاون سے حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے دو کمروں میں 4/اپریل 1984ء کو اقرأ روضۃ الاطفال کا آغاز ہوا۔

اقرأ روضۃ الاطفال کی افتتاحی تقریب میں دعا کے لیے مفتی صاحب نے حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ سے وقت لیا، آپ نے اسے قبول فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: مجھے گھر سے لے لینا، مفتی صاحب جب حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو گاڑی میں بیٹھنے کے بعد حضرت ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے: میں آج کل کہیں جاتا نہیں ہوں، اگر کوئی آئے تو یہیں بیٹھے بیٹھے دعا کر دیتا ہوں، تم سے نجانے کیوں میں نے وعدہ کرلیا؟ عنداللہ! یہ اقرأ کی مقبولیت کی علامت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک اور خاص بندوں کے قلوب اس طرف متوجہ کر دیئے تھے۔

اقرأ کی افتتاحی تقریب میں حضرت ڈاکٹر صاحب کے علاوہ مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی، مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد ادریس میرٹھی، مولانا سید مصباح اللہ شاہ، مولانا بدیع الزماں، مولانا عبدالقیوم چترالی، مولانا محمد سواتی، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا سلیم اللہ خان، مولانا شاہد تھانوی، حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ کے صاحبزادے حافظ فضل الرحمٰن، ڈاکٹر عبد الرحیم اسماعیل گاندھی، حاجی محمد حسین کاپڑیا، مولانا عبدالمجید، مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی اور کراچی کے جید علماء کرام و مشائخ عظام شریک ہوئے۔

حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ نے بچوں کو بسم اللہ پڑھا کر اپنی دعاؤں سے اس کا افتتاح فرمایا، مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی نے خطاب کرتے ہوئے اقرأ کو پاکستان میں پہلی اسلامی مونٹیسوری قرار دیا۔

اقرأ روضۃ الاطفال کے شعبہ جات۔

شعبہ روضہ:

اسلامی تعلیمی اداروں میں اقرأ روضۃ الاطفال کے قیام سے پہلے نونہال اور کمسن بچوں کی تعلیم و تربیت کا باضابطہ کوئی نظام نہیں تھا، یہ اقرأ روضۃ الاطفال ہی ہے جس نے سب سے پہلے بحیثیت ادارہ اس جانب توجہ دی اور شعبہ روضہ کا قیام عمل میں آیا۔

شعبہ روضہ چار، ساڑھے چار سال کے بچوں کے لیے تشکیل دیا گیا ہے؛ یہ عمر ایسی ہے جو تعلیم سے زیادہ تربیت اور اچھی عادات کی آبیاری کے لیے انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ اس عمر میں بچوں کے عادات واطوار کو جس رُخ پر ڈھالا جائے، اسی رُخ پر ان کی شخصیت پروان چڑھتی ہے اور عمر کے ساتھ ساتھ ان میں پختگی آتی رہتی ہے۔

اقرأ روضۃ الاطفال کے قیام کا بنیادی مقصد ہی یہ تھا کہ ان کمسن بچوں کو کمسنی ہی میں ایسا مناسب ماحول فراہم کیا جائے جس میں ان کی فطری صلاحیت و استعداد اسلامی اُصولوں کی روشنی میں پروان چڑھے اور دین ان کی گھٹی میں شامل ہوجائے۔ شعبہ روضہ میں جو نصاب مرتب شکل میں رائج ہے، اسے دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، ایک زبانی نصاب ہے جس میں اسلامیات، اخلاقیات، عربی، اردو، انگریزی اور حساب کے مضامین رکھے گئے ہیں۔

بچوں میں اعادہ اور تکرار کی خواہش ایک فطری داعیہ ہے۔ ان کو اعادہ و تکرار میں بڑا مزہ آتا ہے۔ جو بات وہ بار بار دہراتے ہیں وہ بخوبی ذہن نشین ہوجاتی ہے، جس کام کو بار بار کرتے ہیں اس میں انہیں کافی حد تک مہارت حاصل ہوجاتی ہے۔ اعادے اور تکرار ہی سے بہت سی باتیں عادات و معمولات میں داخل ہوکر فطرت ثانیہ بن جاتی ہیں۔ شعبہ رُوضہ میں اس فطری داعیہ کو بطور خاص بروئے کار لایا جاتا ہے۔ جبکہ زبانی نصاب

(اردو، انگریزی اور حساب) کی مناسبت سے بچوں کے لیے باضابطہ تحریری نصاب بھی مرتب کیا گیا ہے اور کلرنگ کے عنوان سے مزید دلچسپی کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔

شعبہ قاعدہ:

اقرأ روضۃ الاطفال کا ایک شعبہ قاعدہ بھی ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ حفظ وناظرہ کی تعلیم سے پہلے قاعدہ پڑھا جاتا ہے، مگر اقرأ روضۃ الاطفال نے اس سلسلہ میں بھی تجدید واصلاح کی کوشش کی ہے ایک تو یہ کہ اسے مستقل شعبہ بنادیا تاکہ اس پر بھرپور محنت ہو، پھر بڑی توجہ اور محنت سے اقرأ قاعدہ مرتب کیا گیا، اصول تدریج کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک تختی میں... ایک نئی بات.... کے انداز میں قاعدہ کو تختی نمبر1، تختی نمبر 2،.... کے طرز پر 20 تختیوں پر ترتیب دیا گیا۔ ہر ہر حرف، ہر ہر لفظ، اور ہر ہر تختی میں تجوید کے اصولوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ یہ قاعدہ مسلسل نظر ثانی اور ترمیم و اصلاح کے بعد ایک بہترین نصابی کتاب کی صورت میں اقرأ میں رائج ہے اور بہت سے دوسرے تعلیمی ادارے بھی اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

اقرأ قاعدہ کو مفید بنانے کے لئے باضابطہ طریقہ تعلیم مرتب کیا گیا، قاعدہ کی تدریس کے لئے باضابطہ تدریسی اوقات اور مدت تعلیم کا دورانیہ مقرر کیا گیا، پوری کلاس کو اجتماعی طور پر پڑھانے کے لیے اساتذہ ومعلمات کو تربیت دی گئی، تدریس قاعدہ کی آڈیو کیسٹ بنائی گئیں اور اب اساتذہ و معلمات کے لئے تربیتی کورس کے ساتھ ساتھ تجدیدی کورس Re-Fresher Course کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

مقاصد:

تدریس قاعدہ کے ذریعے بچوں کو حروف کی شناخت، اعراب وحرکات وغیرہ کی پہچان، پھر حروف واعراب کو ملا کر ہجا کرنے اور آخر کار رواں پڑھنے کی صلاحیت سے آراستہ کیا جاتا ہے، ساتھ ہی تجوید کے مطابق پڑھنے کی تربیت دی جاتی ہے، چاہے بچہ ہجا کرے، چاہے رواں پڑھے، چاہے وقف کرے، ہر مرحلہ پر تجوید پر نظر رکھی جاتی ہے۔ اس طرح بچہ قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے قابل بن جاتا ہے، جو حفظ کے لئے بنیاد کے درجہ میں ہے؛ کیونکہ یہ مشاہدہ ہے کہ جس کا قاعدہ اچھا ہے وہ ناظرہ میں بہتر ہوگا اور جو بہتر ناظرہ پڑھ سکے اس کے لئے حفظ آسان ہے۔

اسلامیات:

شعبہ قاعدہ و ناظرہ میں تدریس قاعدہ کے ساتھ ساتھ بنیادی عقائد اور معلومات، چھ کلمے، مختلف مسنون دعائیں پڑھائی جاتی ہیں اور روزمرہ کے معمولات کے حوالے سے اخلاق و آداب کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ نصاب بھی باضابطہ مرتب ہے اور ...اسلامیات... کے نام سے خوبصورت طباعت میں دستیاب ہے۔

اقرأ خوشخطی:

قاعدہ کا نصاب ایک سال کا ہے جس میں قاعدہ کے ساتھ ساتھ اسلامیات اور خوشخطی کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔

اقرأ خوشخطی قاعدہ ہی کے حروف والفاظ پر مشتمل ہے۔ اسے اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ بچہ جو سبق قاعدہ میں پڑھے، اسی سبق کی تحریری مشق بھی کرے؛ اس طرح سبق بھی آسانی سے یاد ہوجاتا ہے، لکھنے اور نقل کی جبلت بھی تسکین پاتی ہے، تحریر میں بھی بہتری آتی ہے اور تبدیلی مضمون کی وجہ سے بوریت اور یکسانیت سے بچاؤ بھی ہوجاتا ہے۔

شعبہ قاعدہ کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ بچوں کو حفظ کرنے کے لئے تیار کیا جائے جو اقرأ کا اولین ہدف ہے، گویا مذکورہ بالا نصاب اور ساری تگ ودو اسی گوہر مراد کے حصول کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ بارآور فرمائیں، آمین!

اگرچہ حفظ قرآن کا آغاز قاعدہ وناظرہ کے بعد ہوتا ہے؛ لیکن شعبہ حفظ اقرأ روضۃ الاطفال کے مقاصد قیام میں سے بنیادی مقصد ہے اور اقرأ میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ جس بچے یا بچی کو حفظ کرانے کا ارادہ نہ ہو، اسے اقرأ میں داخلہ ہی نہیں مل سکتا۔

ان حالات میں اقرأ کے بانیان کرام نے اقرأ کی بنیاد رکھی اور حفظ قرآن کریم کو ادارے کا اولین ہدف قرار دیا۔ اللہ جل شانہٗ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اللہ نے ان کی حسن نیت کو حسن عمل سے مزین فرما کر قبولیت سے نوازا اور آج صرف کراچی ہی نہیں، پورے پاکستان میں حفظ قرآن کے لیے عمومی فضا بن چکی ہے۔ تاحال صرف اقرأ روضۃ الاطفال سے تکمیل حفظ کرنے والوں کی تعداد تقریباً ایک لاکھ ہو چکی ہے۔

حفظ کا نصاب، حفظ کا معیار اور حفظ کا طریقہ روز اول سے معروف چلا آرہا ہے، اقرأ نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی؛ لیکن چند اختراعات اور اقدامات ضرور ایسے ہیں جنہیں اقرأ ہی نے ترتیب دیا اور متعارف کرایا:

تمہیدی شعبہ:

عموماً حفظ کے مدارس میں براہ راست حفظ

کا رجحان تھا...... اور اب بھی یہ رجحان باقی ہے......لیکن اقرأ میں براہ راست شعبہ حفظ میں داخلہ نہیں ملتا۔ پہلے شعبہ قاعدہ میں داخلہ اور تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے اور طالب علم کی عمر قاعدہ کے لائق نہ ہو تو پہلے روضہ میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ان شعبوں میں مقررہ نصاب کے ساتھ ساتھ طلبہ کو حفظ قرآن کے لیے ذہنی طور پر بھی تیار کیا جاتا ہے اور انہیں مدرسہ کے نظم کا عادی بنایا جاتا ہے۔

بچیوں کے لیے حفظ:

مختلف اندیشوں کی بنا پر بچیوں کو حفظ کرانے سے گریز کیا جاتا تھا، حتی کہ بعض علماء بھی منع کرتے تھے؛ لیکن اقرأ کے پہلے صدر حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ نے واشگاف الفاظ میں بچیوں کو حفظ کرانے کی ترغیب دی۔ پھر صدر دوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے بھی اسی طرح کسی اندیشہ کو پرکاہ کے برابر بھی اہمیت نہ دی اور بچیوں کے لیے بھی حفظ کے اہتمام پر زور دیا۔ اب تو الحمدللہ! ماحول بن چکا ہے اور اقرأ میں حافظات کی تعداد حفاظ سے کم نہیں اور بعض خطوں میں تو حافظات کی تعداد حفاظ کے مقابلہ میں نمایاں طور پر زیادہ ہے۔

اصل نکتہ یہ ہے کہ حفظ کی فضیلت میں بچے یا بچی کی تخصیص نہیں؛ جبکہ انہی بچیوں نے آگے چل کر اپنے وقت پر بچوں کی تربیت کرنی ہے؛ لہٰذا ان کی گھٹی میں دین اور قرآن کا ہونا کچھ کم ضروری نہیں۔ رہا یہ اندیشہ کہ بچیاں قرآن بھول جائیں گی۔تو یہ امکان تو بچوں میں بھی ہے، تو کیا بچوں کو بھی حفظ سے روک دیا جائے؟ یقیناً حفظ کرنا لازم تو نہیں؛ لیکن حفظ کر کے اسے محفوظ رکھنا، یاد رکھنا لازم ہے، پھر بچہ یا بچی، لڑکا یا لڑکی کی قید کے بغیر ہر ایک کے لیے یہی ضابطہ ہے۔

دن کا مدرسہ:

حفظ کے مدارس عموماً اقامتی ہوا کرتے تھے، جہاں طلبہ شب و روز وقفہ وقفہ سے تعلیم میں مصروف رہتے۔ گھر سے دوری، اجنبی ماحول، عموماً تنگی و ترشی کی فضا اور یکسانیت و بوریت کی بنا پر کچھ بچے دوران تعلیم ہی مدرسہ چھوڑ جاتے اور پھر کسی اور تعلیم میں بھی دلچسپی نہ رہتی۔ اقرأ روضۃ الاطفال نے روز اول سے ہی طے کر دیا کہ ہمارا ادارہ اقامتی یا رہائشی ادارہ نہیں ہوگا۔ بچے صبح آئیں گے، عمر اور کلاس کی مناسبت سے درسگاہ میں رہیں گے اور پھر واپس گھر چلے جائیں گے۔ والدین کی سہولت کے لیے ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کرایا گیا، لیکن ٹرانسپورٹ کے حوالے سے والدین اور ٹرانسپورٹر ہی ذمہ دار قرار دیے گئے۔

(جاری ہے)

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی

0321-7545119
0345-7545119

ہر قسم کی رقم پہلے بھیجیں مس کال نہیں کال کیجئے

یو بی ایل کمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0341232584961
موبی کیش اکاؤنٹ نمبر
0321-7545119
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
0345-7545119

لاہور اوکاڑہ روڈ حبیب آباد ضلع قصور

دکھی انسانیت کے نام

میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور ذیابیطس بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی و غیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں ۔طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں 3 ایوارڈ اور ایک تعریفی سند حاصل کر چکا ہوں مرکزی سرپرست متحدہ حکمائے محاذ پاکستان ہوں ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

خصوصی نوٹ: 1: مشورہ فیس مبلغ 500 روپے 2: معائنہ فیس مبلغ 1000 روپے

3: مبلغ چھ صد روپے بھیج کر میری کتاب نظریہ مفرد اعضاء منگوا کر علاج بالغذا۔علاج بالدوا پر عمل کریں انشاءاللہ شفا ہوگی

4: ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ہیں

بے خوابی	ضعف بصر	مونہہ سے بدبو	تپ دق	بھوک بند ہونا	بھگندر	تقطیر البول	وجع المفاصل	تشنج و کزاز	موٹاپا	سانس پھولنا	بے اولادی	خاموش جنون	اماس	عدم انتشار	ہیموفیلیا
نسیان	بند نزلہ	رال ٹپکنا	ٹی بی	السر	گیس	سلسل البول	تحجر المفاصل	مہرے ہل جانا	دبلا پن	تریاق نشہ	اسقاط	اعضاء کا سُن ہونا	استسقاء	پس سیل	کمی جراثیم
مرگی	کیرا	لکنت	کولسٹرول	دائمی قبض	یورک ایسڈ	بول بستری	گینٹھیا	الرجی	بال گرنا	اٹھرا	اولاد نرینہ	فالج	اعصابی کمزوری	بریسٹ کینسر	ایزوسپرمیا
رعشہ	ناک کی ہڈی کا بڑھنا	گلہڑ	دل کا دورہ	سنگرہنی	پتھری	بواسیر	عرق النساء	برص	بال سفید ہونا	ہسٹریا	سوکڑا	بلڈ پریشر	جسمانی کمزوری	لیوکیمیا	عنانت
ٹینشن	مونہہ کے چھالے	دمہ	دل کے وال بند ہونا	اپنڈکس	شوگر	سوزاک	کمر درد	رسولیاں	کمی خون	ٹیوبز کا بند ہونا	تلخ جنون	ہیپاٹائٹس	بچی لاغری کوتاہی	تھیلاسیمیا	سدا جوانی

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، ملیر

مولانا محمد جنید اسحاق

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی تاسیس کے روز اول ہی سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور منکرین ختم نبوت کے خلاف اپنی ہمت اور بساط کے موافق میدانِ عمل میں مصروف ہے۔ اسی سلسلے کے تحت وقتاً فوقتاً علاقائی سطح پر مختلف کانفرنسیں اور اجتماعات منعقد کرتی رہتی ہے۔

امسال دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی جانب سے کراچی شہر کے چار مختلف مقامات پر کانفرنسوں کے انعقاد کا اعلان کیا گیا، جن میں ایک ضلع ملیر بھی ہے۔ الحمدللہ! ضلع ملیر میں گزشتہ دس سالوں سے سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس علاقہ شاہ لطیف ٹاؤن میں جماعت کے ضلعی مرکز میں اور کبھی گلشن حدید میں گراؤنڈ میں منعقد ہوتی آرہی ہے۔ اس سال ضلع کے نئے علاقہ مظفر آباد کالونی لانڈھی (یوسی ابراہیم حیدری) میں ۵؍ستمبر بروز منگل کانفرنس کی تاریخ طے پائی۔

کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ضلع ملیر کے مجلس کے کارکنان نے مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کراچی کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ کی سرپرستی ونگرانی میں ایک مہینا قبل محنت شروع کی۔

اس کے لئے پہلا اجلاس ۵؍اگست کو جامع مسجد اقصیٰ (مرکز ختم نبوت ضلع ملیر شاہ لطیف ٹاؤن) میں منعقد ہوا، جس میں ضلع کے مختلف علاقوں سے ذمہ داران نے شرکت کی اور کانفرنس کی محنت کے لئے تمام امور طے کئے گئے، جس کے بعد ۱۲؍اگست بروز ہفتہ بعد نماز عصر تا عشا جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن (قائد آباد) میں ضلع بھر کے علمائے کرام کا کنونشن منعقد ہوا۔

علما کنونشن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ دامت برکاتہم، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ نے علمائے کرام سے خطاب فرمایا، الحمدللہ! علمائے کرام نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور محنت کا عزم کیا۔

چنانچہ ضلع کی سطح پر ۲۱ مساجد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغین ومقامی ذمہ داران نے عصر، مغرب عشا میں بیانات کئے اور ۱۲ مساجد میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا، ۱۵ مقامات پر مختلف علاقوں کے علمائے کرام اور کارکنان کے اجلاسات منعقد کئے گئے۔

درج ذیل حضرات نے بیانات کی خدمت سرانجام دی: مولانا عبدالحئی مطمئن (مبلغ)، مولانا محمد قاسم رفیع (مبلغ)، مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ (مبلغ)، مولانا عبدالوہاب پشاوری (کارکن)، مولانا شاکر اللہ (کارکن)، مولانا محمد نظیم، مولوی نصیب اللہ اور راقم الحروف۔

کانفرنس کے انتظامات کے لئے مقامی انتظامیہ اور پولیس کے حضرات سے حضرت مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے اپنے رفقاء مولانا عبدالوہاب پشاوری، مولانا محمد طارق شامزئی سمیت ملاقاتیں کیں، ڈی سی ملیر، ایس ایس پی ملیر، ایس ایچ او قائد آباد تھانہ اور یوسی چیئرمین سے مل کر تمام انتظامات کی اجازت لی اور ان کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، الحمدللہ! کانفرنس کی دعوت کو مؤثر بنانے میں پنڈال کے قرب وجوار کے ائمہ کرام نے اپنی مساجد میں بھرپور آواز لگائی۔

کانفرنس سے دو دن قبل ۳؍ستمبر کو مرکزی چورنگی پر دعوتی کیمپ لگایا گیا اور گاڑی پر اسپیکر کے ذریعے دکانوں، بازاروں میں گشت کیا گیا۔ ۵؍ستمبر بروز منگل فجر سے ہی پنڈال کی تیاری کا کام شروع ہوا، جس میں مقامی کارکنان نے بھرپور محنت کی۔

کانفرنس کا آغاز بعد نمازِ مغرب محترم جناب قاری نعیم اللہ حبیب کی تلاوت سے ہوا، نعت رسول مقبول مولانا حافظ محمد شاہ رخ اور کراچی کے مشہور نعت خواں حافظ عبداللہ عبدالقادر نے پیش کی۔

تمہیدی گفتگو راقم الحروف اور ماڈل کالونی کے ذمہ دار مولانا مفتی تنویر نے کی۔ حضرت مولانا عبداللہ چغرزئی (مبلغ کراچی) اور مولانا عبدالحئی مطمئن (مبلغ کراچی) ان دو حضرات نے مختصراً

خطاب کیا، جبکہ تفصیلی خطابات شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ اور شاہین جمعیت حضرت مولانا حافظ حمد اللہ مدظلہ ان تمام حضرات نے کئے۔

صدارت حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے فرمائی، اختتامی گفتگو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے فرمائی، حضرت کی دعا سے ہی کانفرنس کا اختتام ہوا۔

نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے سرانجام دیئے۔ پنڈال میں اندر اور باہر ضلع ملیر کے مجلس کے تقریباً ۵۰ کارکنان نے خدمت کے فرائض انجام دیئے۔ الحمدللہ! مجمع نے توقع سے بڑھ کر شرکت کی اور گزشتہ سالوں کی بنسبت یہ کانفرنس بھرپور کامیاب ہوئی۔

رب کریم مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ اور خصوصاً ان کے رفقاء مولانا عبدالوہاب پشاوری، مولوی محمد لائق شاہ، مولوی محمد نظیم اور تمام کارکنان کی محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، آمین، بحرمة النبی الکریم۔

☆☆ .... ☆☆

بہاولپور اور لودھراں ۷ ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت کے پروگرام

بہاولپور ولودھراں (مولانا حافظ محمد طیب جلالپوری) الحمدللہ! پورے ملک کی طرح ۷ ستمبر کو بہاولپور اور لودھراں میں بھی ریلیوں کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی قیادت بہاولپور میں مفتی عطاء الرحمٰن نے کی۔ ریلی ختم نبوت چوک بہاولپور سے شروع ہو کر پریس کلب بہاولپور پہنچی۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد سلیم نے کی۔ علامہ اسحاق ساقی، مولانا صہیب احمد، صفدر شہباز، مولانا انوار الحق، جمعیت علمائے اسلام کے جنرل سیکریٹری قاری سیف الرحمٰن راشد و دیگر نے بیانات کیے۔ مقررین نے اراکین قومی اسمبلی کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا عبدالرزاق، قاری غلام مصطفیٰ شاہد، مولانا محمد طیب نے ریلی کی کامیابی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ حضرت مفتی عطاء الرحمٰن کی دعا سے ریلی اختتام پذیر ہوئی۔

۷ ستمبر بعد نماز ظہر لودھراں میں ریلی نکالی گئی۔ مولانا غلام مرتضیٰ اور مولانا سعید احمد شاہ، سید حفیظ احمد شاہ، مولانا عبدالغفور خان نے مع احباب کے شرکت کی۔ ریلی سپر چوک لودھراں سے گریڈ اسٹیشن سے واپسی پریس کلب پہنچی۔ شرکائے علامہ اسحاق ساقی نے بیان کیا اور مولانا محمد میاں کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔ ۱۷ ستمبر کو علاقہ اُچ شریف موضع رسول پور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا عبدالقدوس قدوی اور مولانا ابوبکر شاہ اور سابق قادیانی عرفان محمود برق کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کی صدارت مولانا رشید احمد عباسی نے کی۔ کانفرنس کی نگرانی ضلعی مبلغ مولانا اسحاق ساقی اور جلیل احمد عباسی نے کی۔ علمائے تحصیل اوچ شریف نے اس کانفرنس کی کامیابی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء تحصیل احمد پور شرقیہ جامع مسجد فاروق اعظم چونگی پیرواہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کے انتظامات قاری خلیل احمد رحیمی، مولانا محمد شاہد، حافظ خورشید عالم اور جنید عالم نے کیے۔ بیانات شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مفتی عبدالحمید، سید ابوبکر شاہ اور مولانا اسحاق ساقی کے ہوئے۔ صدارت اور دعا مفتی عطاء الرحمٰن نے فرمائی۔

۱۸ ستمبر مرکزی جامع مسجد حاصل پور میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ تلاوت قاری عبدالماجد نے کی۔ صدارت جامعہ احیاء العلوم کے مہتمم مولانا عدنان نے کی۔ بیانات مولانا سلیم اختر خلیفہ مجاز پیر ذوالفقار احمد، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا فیض اللہ اور آخر میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے ہوئے اور دعا بھی حضرت شاہین ختم نبوت نے کرائی۔ کانفرنس میں جناب حاجی منیر اختر، مولانا محمد وقاص، مولانا عدنان، مفتی منصور احمد اور مولانا محمد خالد نے انتظامی امور میں خوب معاونت کی۔ ۲۲ ستمبر جامعہ ازہر چھونا والا میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ تلاوت کلام پاک قاری عبدالماجد نے کی۔ بیانات مفتی منصور احمد اور مولانا محمد اسحاق ساقی کے ہوئے۔

ختم نبوت تربیتی نشستیں، صدر ٹاؤن

مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام صدر ٹاؤن میں درج ذیل ختم نبوت تربیتی نشستیں منعقد کی گئیں:

پہلا پروگرام:

جامع مسجد صدیق اکبر بابولائن ریلوے کالونی میں بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت نشست میں ٹاؤن نگران مولانا مسعود احمد لغاری نے پروگرام کا مقصد بیان کیا، مہمان خصوصی پیر طریقت حضرت مولانا پیر عبدالشکور نقشبندی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت ہی مسلمانوں کی اصل شناخت ہے اور اس عقیدے پر کوئی سمجھوتا نہیں ہوسکتا۔ مولانا شفیق الرحمن امام مسجد ہذا نے عوام الناس کو تحفظ ختم نبوت کی محنت سے جڑنے کی ترغیب دی۔

دوسرا پروگرام:

جامع مسجد مسلم ریلوے کالونی میں بعد نماز مغرب ختم نبوت نشست میں امام مسجد مولانا تاج فراز نے سامعین سے اس عقیدے کی آگاہی سے متعلق گفتگو کی، بعد ازاں پیر طریقت مولانا عبدالشکور نقشبندی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، تحفظ ختم نبوت کے ایمانی فریضے کی یاد دہانی کراتی ہے تاکہ ہماری نوجوان نسل بھی ہر وقت عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے تیار رہے۔

تیسرا پروگرام:

جامع مسجد نورانی پی آئی ڈی سی میں مولانا عباداللہ حقانی کی سرپرستی میں منعقد ہونے والے پروگرام میں معہد الخلیل الاسلامی کے استاذ مولانا جمیل شاہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ شہدائے ختم نبوت سے وفا کا تقاضا ہے کہ تحفظ ختم نبوت کی عظیم محنت کے ساتھ وابستہ ہوا جائے۔

چوتھا پروگرام:

جامع مسجد سنہری برنس روڈ میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس میں مہمان خصوصی پیر عبدالشکور نقشبندی نے خطاب کرتے ہوئے عوام الناس سے کہا کہ 7/ستمبر کی تحریک ہو یا 1953ء کی تحریک ہو، علماء کرام کی راہنمائی میں عوام الناس نے اس تحریک کی کامیابی میں بنیادی کردار ادا کیا، جس کے طفیل اللہ رب العالمین نے امت کو یہ کامیابی بخشی۔

پانچواں پروگرام:

مدینہ مسجد برنس روڈ میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، پروگرام کے مقاصد کو راقم الحروف نے بیان کیا، بعد ازاں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ اور نائب امام وخطیب حضرت مولانا سید عتیق الحسن الحسینی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ اتنی حساسیت رکھتا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کسی جھوٹے مدعی نبوت سے جس نے دلیل بھی طلب کرلی وہ ایمان سے محروم ہوجاتا ہے۔ پروگرام کا اختتام امام مسجد ہذا مولانا ظفر صاحب کی دعا پر ہوا۔

چھٹا پروگرام

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کی شاخ جامع مسجد ابوبکر سلطان آباد میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، امام مسجد ہذا مولانا نعمت اللہ نے سامعین اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا، بعد ازاں راقم الحروف نے پروگرام کے مقصد کو بیان کیا، مہمان خصوصی جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے نائب امام و خطیب حضرت مولانا سید عتیق الحسن الحسینی نے اکابرین ختم نبوت کی قربانیوں اور معاشرے میں ختم نبوت کے کام کی ضرورت کے عنوان سے وجد آفریں بیان کیا، مولانا نے کہا کہ ہم خود کو تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن کے ساتھ وابستہ کریں اور اپنے اکابرین کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ جڑیں، دفتر ختم نبوت سے مفت لٹریچر حاصل کرکے تقسیم کریں۔ پروگرام میں علاقے بھر کے معززین سمیت کثیر تعداد میں سامعین نے شرکت کی۔

ساتواں پروگرام:

جامع مسجد سنہری جنگ پریس آئی آئی چندریگر روڈ میں بعد نماز ظہر ختم نبوت آگاہی نشست سے مبلغ کراچی مولانا عبدالحی مطمئن نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا کام بہت قیمتی کام ہے، اس کی بدولت جس کا عقیدہ درست ہوگا اس کی جنت ان شاء اللہ! پکی ہے۔

آٹھواں پروگرام:

جامع مسجد غوثیہ سٹی ریلوے کالونی گیٹ

نمبر 10 میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ حضرت مفتی شکور احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے اکابرین امت اور عوام الناس مسلمانوں کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آج ہم بھی عہد کرتے ہیں کہ زندگی کی آخری سانس تک عقیدہ ختم نبوت کی نگہبانی کرتے رہیں گے۔ پروگرام میں حضرت قاری عبدالرحمٰن سمیت ائمہ مساجد و علمائے کرام نے شرکت کی۔

نواں پروگرام:

حلقہ گارڈن صغریٰ مسجد میں بعد نماز ظہر ختم نبوت تربیتی نشست میں صدر ٹاؤن کے نگران مولانا مسعود احمد لغاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس طرح کے پروگراموں کا انعقاد اس مقصد کے تحت کراتی ہے کہ ہماری نوجوان نسل قادیانی فتنے سے محفوظ رہ سکے۔

دسواں پروگرام:

جامع مسجد تقویٰ لکی اسٹار صدر میں بعد نماز عصر ختم نبوت نشست سے صدر ٹاؤن کے نگران مولانا مسعود احمد لغاری نے ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت کے عنوان پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے اور یہ نعمت غیر مترقبہ بھی ہے کہ رب دو جہاں نے ہمیں بغیر کسی درخواست کے اس امت میں پیدا فرمادیا، تاکہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل جو برکات وسکنات اس امت پر نازل ہونے تھے اس سے ہم سب مستفید ہوں، جب ہمیں اتنے مہربان اور شفیق نبی ملے تو ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اس ذات کی ناموس کی حفاظت کے لئے خود کو وقف کریں، نیز اپنے گھر والوں کو بھی اس عقیدے کی حساسیت سے آگاہ کریں۔

گیارہواں پروگرام:

مسجد مدینۃ الحبیب جناح ہسپتال میں بعد نماز عصر ختم نبوت نشست سے صدر ٹاؤن کے نگران مولانا مسعود احمد لغاری نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وہ جماعت ہے جو عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہمیں مفت لٹریچر فراہم کرتی ہے، لاکھوں روپیہ ہمارے ایمان کی حفاظت پر جماعت خرچ کرتی ہے۔ دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں ہر اسلامی مہینے کی تیسری جمعرات کو تربیتی نشست ہوتی ہے، اس میں ہم دوستوں سمیت شریک ہونے کی پابندی کریں۔

بارہواں پروگرام:

جامع مسجد غوثیہ سلطان آباد میں بعد نماز عشاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ و ناظم دفتر تعلیمات مولانا اکرام اللہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر پوری انسانیت کا دشمن ہے۔ آج اسلام کے دشمن انسانیت کا درس دیتے نہیں تھکتے۔ یہ بات پوری دنیا کے سامنے واضح ہے کہ اگر دنیا کو کسی نے انسانیت کا درس دیا ہے تو وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

تیرہواں پروگرام:

جامع مسجد کتھری ٹھٹھہ بس اسٹاپ میں مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا عبدالحئی مطمئن نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک ختم نبوت میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنے خون سے ہمارے ایمان کا تحفظ کیا، اسی کی بدولت پاکستان کے آئین نے قادیانیوں کو غیر مسلم تسلیم کیا۔

چودھواں پروگرام:

مدرسہ دولت القرآن شومارکیٹ گارڈن میں صبح 9 بجے آگاہی ختم نبوت نشست کا اہتمام مفتی حمود الرحمٰن کی سرپرستی میں ہوا، جس میں مبلغ کراچی مولانا عبدالحئی مطمئن نے خطاب کرتے ہوئے طلبہ سے کہا کہ تحاریک ختم نبوت میں طلبہ کا کلیدی اور بنیادی کردار رہا ہے، آج بھی طلبہ تحفظ ختم نبوت کی محنت سے وابستہ ہوکر تاریخ کا سبق دہرا سکتے ہیں، مگر پہلے خود کو علمی اعتبار سے مضبوط کرنے کے لئے دوران تعلیم صرف تعلیم ہی پر توجہ دیں، تو اس کے بعد عملی میدان میں فعال کردار ادا کرسکیں گے۔☆☆

گزشتہ سہ ماہی کے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

اسمائے گرامی حضرت اقدس سائیں عبدالصمد ہالیجویؒ پنوعاقل، مولانا ارشاد احمد مہتمم دارالعلوم کبیر والا، صاحبزادہ سعید احمد خانقاہ سراجیہ، مولانا خادم اللہ برادر مکرم محمد اسماعیل شجاع آبادی، رانا ریحان اختر فیصل آباد، حاجی عبدالرشید قریشی فیصل آباد، فرزند ارجمند مولانا عبیدالرحمٰن فیصل آباد، مولانا عبدالمتین لکی مروت، قاری محمد اسحاق ڈومیلی جہلم، مولانا سید جلال الدین شاہ ابن مولانا سید چراغ الدین شاہ راولپنڈی، مولانا عبدالحمید جامعہ اسلامیہ لاڑکانہ، جناب عبدالکریم بروہی شکارپور، عبدالغفور بروہی شکارپور اور برادر صغیر پروفیسر حافظ محمد انور گوجرانوالہ ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ دعائے مغفرت محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کرائی۔ طے ہوا کہ آئندہ سہ ماہی عصری تعلیمی اداروں میں بیانات کو تحریک کی شکل دی جائے۔ سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں بیان کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

دسواں سالانہ کُل کراچی

بین المدارس تقریری مسابقہ

کارگزاری: مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

دوسری قسط

مدرسہ دارالعلم رشیدیہ میں ناظم آباد ٹاؤن کے مدارس مدرسہ دارالعلم رشیدیہ، جامعہ الٰہیہ، مدرسہ معارف العلوم، جامعہ صدیقیہ، مدرسہ تعلیمات قرآنیہ، ادارہ مدینۃ العلوم، مدرسہ تحفیظ القرآن اور مدرسہ امدادالعلوم کے ۱۴ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالحیٔ مطمئن اور مسؤل ضلع شرقی مولانا محمد رضوان قاسمی تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد عارض امام و مدرس عالمگیر مسجد اور مولانا امجد سعید ناظم و مدرس مدرسہ دارالقرآن کریمی مسجد بلوچ پاڑہ نے انجام دیے۔ دیگر مہمانان گرامی میں سرپرست لیاقت آباد مفتی لئیق احمد مدظلہ، مسؤل ضلع جنوبی مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، مہتمم مدرسہ الٰہیہ مفتی اخلاق، مولانا ریحان، مولانا ابراہیم، استاذِ حدیث جامعہ صدیقیہ مولانا راج مالک، مدرس جامعہ صدیقیہ مولانا نصراللہ، مولانا فیصل، مولانا سلمان، مولانا حماد جیلانی اور مولانا انس الطاف سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام پروگرام میں شامل تھے۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالرحمٰن نے ادا کیے۔ پروگرام کے میزبان مدیر مدرسہ ہذا مولانا عبدالواجد تھے۔ مسابقے میں جامعہ الٰہیہ سے درجہ دوم کے محمد الٰہی بن رضوان احمد نے پہلی، جامعہ امدادالعلوم سے درجہ خامسہ کے طالب علم امیر محمد بن عبدالرجان نے دوسری، جبکہ جامعہ الٰہیہ سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد بن محمد طیب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات ناظم آباد ٹاؤن کے نگران نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ عربیہ احسن الدراسات میں نارتھ کراچی ٹاؤن کے مدارس جامعہ انوارالقرآن آدم ٹاؤن، جامعہ محمودیہ ہمدرد یونیورسٹی، دارالعلوم رحمانیہ، جامعہ ابن عمر، مدرسہ تعلیم الاسلام بنوریہ، جامعہ مدنیہ نیو کراچی اور جامعہ احسن الدراسات کے ۱۳ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی ادارہ معارف القرآن کے مہتمم مولانا عبدالوحید تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا نجیب اللہ عمر مہتمم جامعۃ المرتضیٰ اور مدرس جامعہ مدنیہ گلشن اقبال مولانا اورنگزیب نے نبھائے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد یاسین، مولانا بلال، قاری محمد فاروق انصاری، مولانا صالح اللہ، مولانا احمد دیوان، مولانا محمد یونس، مولانا محمد اشرف، مولانا فصیح اللہ، مولانا جاوید الرحمٰن، مولانا عبداللہ، مفتی نصراللہ، مفتی تسبیح اللہ اور مولانا محمد طلحہ سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی شامل تھے۔ نقابت کے فرائض مولانا شاکراللہ نے سر انجام دیے۔ پروگرام کے میزبان مولانا حمید احسن امام و خطیب چراغ الاسلام تھے۔ مسابقے میں انوارالقرآن آدم ٹاؤن سے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد کاشف بن محمد ضیاء الحق نے پہلی، مدرسہ احسن الدراسات درجہ ثالثہ کے طالب علم صدیق اللہ بن تازہ گل نے دوسری، جبکہ جامعہ مدنیہ سے درجہ ثانیہ کے حسنین معاویہ بن غلام یاسین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات نارتھ کراچی ٹاؤن کے نگران مولانا شاکر اللہ نے کارکنانِ ختم نبوت کے ہمراہ انجام دیے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمرؓ سہراب گوٹھ میں گلبرگ ٹاؤن اور نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے مدارس مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمرؓ (شاخ جامعہ علومِ اسلامیہ بنوری ٹاؤن)، مدرسہ زکریا الخیریہ اور مدرسہ امام محمدؒ (گُل برگ ٹاؤن)، اور جامعہ مدنیہ، مدرسہ معاذ بن جبلؓ، مدرسہ تحفیظ القرآن، مدرسہ قباء، مدرسہ بطحاء، دارالعلوم رحمانیہ، معہد العلوم الاسلامیہ اور جامعہ عمرؓ (نارتھ ناظم آباد ٹاؤن) کے ۱۵ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حضرت مولانا قاری مفتاح اللہ مدظلہ تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی محمد شہزاد سلیم پروفیسر فاسٹ یونیورسٹی ملیر اور مولانا محمد اویس خان مدرس مدرسہ انوارالقرآن نے انجام دیے۔ نقابت کی ذمہ داری مولانا محمد

شاہ رخ اور مولانا محمد حسان اعجاز نبھا رہے تھے۔ پروگرام کے میزبان مدرسہ گلشن عمرؓ کے نگران مولانا سیّد رزین شاہ اور ناظم مولانا محمد زبیر تھے۔ مسابقے میں مدرسہ امام محمدؒ سے درجہ رابعہ کے محمد عاصم بن محمد اقبال نے پہلی، مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمرؓ سے درجہ سابعہ کے عبدالوحید بن میر ولی خان نے دوسری، جبکہ جامعہ مدنیہ سے درجہ سابعہ کے لقمان بن خالد جاوید نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مدرَسے کے استاذ مولانا کامران کیانی کی ہدایات کی روشنی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ اور گلبرگ ٹاؤن کے نگران مولانا محمد قاسم اور نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے نگران مفتی محمد ثناء الرحمٰن نے مدرسہ ہذا کے طلبہ وکارکنان ختم نبوت کے ہمراہ انجام دیے۔

جامعہ اشرفیہ امدادیہ (عائشہ مسجد میٹروول میں مومن آباد ٹاؤن کے مدارس جامعہ بنوریہ عالمیہ، جامعہ معہد القرآن، جامعہ اشرفیہ امدادیہ، مدرسہ مظاہر العلوم، جامعہ عثمانیہ مکی مسجد، البلاغ اکیڈمی، نظارۃ المعارف، عبداللہ بن عباس، مدرسہ واحدیہ، دارالعلوم محمد، روضۃ القرآن، تعلیم القرآن، معہد القرآن، جامعہ دراسات القرآنیہ شاخ بنوری ٹاؤن جامعہ خلفائے راشدین کے ۱۲ طلبہ نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی امیر جمعیت علمائے اسلام ضلع کیماڑی قاری محمد عثمان، مہتمم جامعہ صفہ سعید آباد حضرت مولانا قاری حق نواز اور مسؤل ضلع غربی مولانا شعیب کمال تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی محمد اسلم مدرس جامعہ احمد المدارس و امام جامع مسجد عثمان غنی، مولانا اقبال حسین امام و خطیب جامع مسجد اللہ اکبر میٹروول اور مولانا ساجد اللہ امام و خطیب جامع مسجد حنفیہ نے انجام دیے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا ابوبکر ناظم جامعہ ہذا، مولانا ابوہریرہ مہتمم جامعہ عثمانیہ مکی مسجد، مفتی عباس عباسی، مولانا یوسف، مولانا حمزہ عباسی، مولانا ندیم، مفتی نذیر، مولانا عبدالحمید اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام شریک تھے۔ نقابت کے فرائض جناب سید عبیدالرحمٰن نے ادا کی۔ پروگرام کے میزبان مولانا مفتی عبدالجبار مہتمم مدرسہ جامعہ اشرفیہ امدادیہ تھے۔ مسابقے میں جامعہ عثمانیہ مکی مسجد سے درجہ ثانیہ کے طالب علم عبدالواحد بن خان شاد نے پہلی، جامعہ بنوریہ عالمیہ سے درجہ دورۂ حدیث کے طالب علم محمد قاسم بن محمد نسیم نے دوسری، جبکہ جامعہ خلفائے راشدین شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن سے درجہ خامسہ کے طالب علم انعام الحق بن محمد حنیف نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات سائٹ ٹاؤن کے نگران مولانا مشتاق احمد شاہ نے کارکنان ختم نبوت کے ہمراہ نبھائے۔

دوسرا مرحلہ:

دوسرے مرحلے میں ضلعی سطح پر کراچی کے کل سات مقامات پر تقریری مسابقے منعقد ہوئے، جن میں ٹاؤن کی سطح پر پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ نے شرکت کی۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ضلع وسطی:

جامعہ دارالعلوم رحمانیہ بفرزون میں ضلع وسطی کا تقریری مسابقہ منعقد ہوا۔ جس میں نارتھ کراچی ٹاؤن، نارتھ ناظم آباد ٹاؤن، گلبرگ ٹاؤن، لیاقت آباد اور ناظم آباد ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے جامعہ الٰہیہ، جامعہ مدنیہ، جامعہ امدادالعلوم، مدرسہ امام محمد اور مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر شاخ بنوری ٹاؤن کے کل ۹ طلبہ شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی استاذ الحدیث جامعہ معہد الخلیل الاسلامی، امام و خطیب عالمگیر مسجد بہادر آباد حضرت مولانا مفتی سعید احمد اکاڑوی مدظلہ تھے۔ جبکہ میزبان جامعہ ہذا کے مہتمم مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مدنی اور نائب مہتمم مولانا ضیاء الرحمٰن تھے۔ منصفین کے فرائض مدرسہ عربیہ اسلامیہ شاخ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مولانا قاضی منیب الرحمن اور استاذ حدیث جامعہ معہد الخلیل الاسلامی مفتی محمد سلمان یاسین نے انجام دیئے۔ نقابت مولانا شاکر اللہ، مولانا محمد شاہ رخ نے کی۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا مفتی اخلاق احمد جامعہ الٰہیہ لیاقت آباد، مفتی ثناء الرحمٰن، مدرسہ کے جملہ اساتذہ کرام سمیت دیگر علماء کرام شامل تھے۔ مسابقے میں جامعہ الٰہیہ لیاقت آباد سے درجہ سادسہ کے محمد بن محمد طیب نے پہلی اور متوسطہ دوم کے محمد الٰہی بن محمد رضوان احمد نے دوسری جبکہ جامعہ مدنیہ سے درجہ سابعہ کے لقمان بن خالد جاوید نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم، حافظ اویس احمد شیخ اور ان کے رفقاء نے سر انجام دیئے۔

(جاری ہے)

حیات الانبیاء پر مطبوعہ کتب کی یکجا اشاعت

حافظ محمد انس، ملتان

قارئین کرام! تمام انبیاء علیہم السلام کو اس دنیوی زندگی کے بعد بھی اپنے مزارات مقدسہ میں ان کے دنیوی اجساد کو حیات حاصل ہے۔ وہ اپنی اپنی جگہ محفوظ وسالم ہیں۔ جب تمام انبیاء علیہم السلام کو یہ مرتبہ حاصل ہے تو آں حضرت ﷺ کا کیا مقام ومرتبہ ہوگا۔ العظمۃ للّٰہ ولرسولہ! عقیدہ حیات النبی ﷺ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ شمار ہوتا ہے، اہل سنت کے تمام طبقات کا اس پر اتفاق رہا ہے۔

ہمارے ملک میں ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۸ء کے دوران اس پر ایک طبقہ نے بالکل نیا الگ مؤقف اختیار کیا۔ اس پر بہت ساری ابحاث نے بھی سر اٹھایا۔ عذاب قبر، سماع موتی، عالم برزخ، اجساد مثالی وغیرہ۔ بھی اس ضمن میں زیر بحث آئے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور، حضرت مفتی عبدالقدوس ترمذی، حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ، حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، حضرت مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی، مولانا عبدالحق خان بشیر اور اس موضوع کے دیگر اسپیشلسٹ حضرات سے فرداً فرداً مختلف اوقات میں یا فون کے ذریعہ عرض کیا گیا کہ اس موضوع پر اہل سنت علماء دیوبند کی طرف سے جو کتابیں مختلف اوقات میں شائع ہوئیں انہیں یکجا ایک سیٹ کی شکل میں شائع کر دیا جائے تو کیسا رہے گا؟ اس کی ضرورت وافادیت ہے یا نہیں؟ جن حضرات سے مشاورت کی یا جن حضرات کو اس ارادہ کا علم ہوا۔ بلا استثناء سبھی حضرات نے اس پر اتنا خوشی وانبساط ومسرت کا اظہار کیا۔ حیرت ہوئی کہ تمام حضرات اس کی افادیت وضرورت پر نہ صرف متفق اللسان ہیں بلکہ تمام حضرات نے اسے اپنی دلی تمنا قرار دیا۔

سب سے زیادہ ان کتب کا ذخیرہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی لائبریری میں موجود ہے۔ ان کی فہرست مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی نے تشریف لاکر ملاحظہ کی۔ مولانا نیاز احمد اوکاڑوی بھی مشاورت میں شریک ہوئے۔ حضرت مولانا محمد الیاس گھمن کے ادارہ مرکز اہل سنت کی لائبریری میں موجود کتب کی فہرست منگوائی گئی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے ’’ختم نبوت لائبریری‘‘ میں اس موضوع کی موجود کتب ایک دن لگا کر ایک ایک کتاب کو ملاحظہ کیا۔ کتب ورسائل حتی کہ چند صفحاتی پمفلٹوں تک کو ملاحظہ فرمایا۔ مولانا محمد عمران بھی ان کے ہمراہ تھے۔ واپسی پر اس موضوع پر جو کتابیں ’’ختم نبوت لائبریری‘‘ میں موجود نہ تھیں اور مولانا منیر احمد منور مدظلہم کے پاس تھیں وہ بھی مولانا وسیم اسلم کے ذریعہ بھجوا دیں کہ ان کو دیکھ کر جو کتب بازار سے مل جائیں منگوا لی جائیں جو نہ ملیں تو ان کا فوٹو کرا لیا جائے۔ چک ۸۷ مرکز اہل سنت کی لائبریری سے اس طرح کی کتب فوٹو کرانے کے لئے مل گئیں۔ مزید بھی جہاں جہاں سے پتہ چلا تو اس موضوع پر خاصہ نیا ذخیرہ جمع ہوگیا۔

’’ختم نبوت لائبریری‘‘ میں پہلے سے موجود کتب کا مولانا منیر احمد منور نے انتخاب کیا کہ ان کو سیٹ میں شائع ہونا چاہئے۔ اب مزید جو کتب ورسائل خریدے گئے، انہوں نے بھجوائے یا فوٹو کے لئے عنایت کئے وہ بھی درجنوں کتب ورسائل مزید جمع ہوگئے۔ ان میں سے انتخاب کے لئے دوبارہ حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم سے مراجعت کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔ بعض کتب کی تصحیح کے لئے بھی اہل ذوق کو کہا گیا۔ مثلاً حضرت مولانا خالد محمود کی کتاب (مقام حیات دوجلدوں) کی تصحیح کا کام مولانا محمد رضوان عزیز نے اپنے ذمہ لیا۔ حضرت امام بیہقی، حضرت امام سبکی، حضرت علامہ سیوطی، حضرت حافظ ابن ابی الدنیا اور دیگر حضرات کے قدیم رسائل کے متن پر تحقیق تخریج واردو ترجمہ کا کام مولانا نیاز احمد صاحب نے اپنے ذمہ لیا۔

قارئین کرام! آپ یہ جان کر یقیناً خوشی محسوس کریں گے کہ اس موضوع پر قدیم وجدید ضخیم اور عظیم کتب و رسائل تقریباً ڈیڑھ سو سے زیادہ ہمارے پاس جمع ہوگئے ہیں یا قابل تلاش ہیں۔ ان میں سے انتخاب کے بعد ایک سو سے سوا سو کے لگ بھگ کتب ورسائل واشتہارات ایسے ہوں گے جو یکجا سیٹ کی صورت میں شائع کرنے کا سوچا جارہا ہے۔ اس کی کتنی جلدیں بنیں گی، ابھی سے اس بارہ میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ بظاہر یوں لگتا ہے کہ بیس جلدوں کا سیٹ تو بنے گا ہی۔ لیکن اس میں کمی بیشی کا احتمال موجود رہے گا۔

ان کتب ورسائل کی فراہمی اور دستیابی کے لئے ملک بھر کے اہل علم نے جس محبت سے نوازا اس کا تصور کرنے سے بھی دل کو سرور اور وجد ملتا ہے۔ مزید اہل علم حضرات کے پاس اس موضوع پر جو کتب ورسائل ہوں تو وہ مولانا عتیق الرحمٰن سیفی، فون نمبر 7121967:0344 پر ان کتب کا ٹائیٹل واٹس اپ کردیں گے تو درکار ہونے کی صورت میں ان کتب ورسائل کو ''زیر تلاش'' میں شامل کرلیں گے اور دستیاب نہ ہونے کی صورت میں اس کی فوٹو لینے کے لئے آپ سے رابطہ کرلیں گے۔ اس علمی معاونت پر آپ کا شکریہ ادا کریں گے۔

اس وقت تک اس موضوع پر ۱۴۷ کتب ورسائل جمع ہوگئے ہیں، ان سے انتخاب کے بعد بوقت ضرورت حتمی فہرست شائع کی جائے گی۔ یہ منصوبہ کتنا فائدہ مند ہوگا۔ اس سے کتنا علمی ومعلوماتی ذخیرہ یکجا ہوجائے گا۔ اس کے کیا کیا خوش کن مناظر سامنے آئیں گے؟ اس بارہ میں قبل از وقت کچھ کہنا مشکل ہے۔ لیکن اتنا ذخیرہ علم اس موضوع پر یکجا جمع ومحفوظ ہوجانے اور اس بڑی علمی خدمت سے تو کسی کو انکار نہ ہوگا۔

ان کتب ورسائل کے جمع وترتیب سے جوں ہی فرصت ملی تو امید واثق ہے کہ رمضان المبارک کے آغاز میں اس کی کمپوزنگ شروع ہوجائے گی۔ اس کام میں جمع وترتیب، تخریج وتحقیق اور پروف ریڈنگ جیسے مراحل میں حصہ ڈالنے اور اس کام میں حسبۃً للہ شرکت کے لئے اہل علم تیار ہوں تو ہمیں خوشی ہوگی۔ ہمہ جہتی رابطہ کے لئے مولانا عتیق الرحمٰن سیفی کے مذکورہ بالا نمبر پر رابطہ فرمائیں۔ ہمیں اس علمی کام کے لئے آپ کی رائے اور تعاون کا انتظار رہے گا۔

واجرکم علی اللہ تعالیٰ

{محمد انس، مکتبہ سراجیہ لنشر الکتب الاسلامی، جامع مسجد ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان}

☆☆ .... ☆☆

سہ ماہی اجلاس مبلغین کرام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲؍اکتوبر کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی دو نشستیں ہوئیں۔ ایک نشست کی صدارت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور دوسری نشست کی صدارت ناظم تبلیغ نے کی۔ اجلاس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا سید سلطان شاہ حیدرآباد، مولانا مختار احمد میرپورخاص، مولانا محمد حنیف سیال تھرپارکر، مولانا محمد فاروق سمیجو گمبٹ وخیرپور میرس، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا عنایت اللہ کوئٹہ، مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا حافظ محمد انس ملتان، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد طارق راولپنڈی، مولانا عبدالحکیم جھنگ، مولانا محمد سلمان ساہیوال، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا عبدالرشید سیال فیصل آباد، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا توصیف احمد چناب نگر، مفتی خالد میر آزاد کشمیر، مولانا عابد کمال پشاور، مولانا حمزہ لقمان مظفرگڑھ، مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ، مولانا فضل الرحمٰن منگلا شیخوپورہ، مولانا محمد ارشاد ٹوبہ ٹیک سنگھ اور مولانا محمد سلطان رحیم یار خان سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۲۰۲۴ء کی ڈائری شائع کی ہے، جو احباب کو لاگت کے قریب ۳۵۰ روپے میں دی جائے گی۔ مبلغین نے اپنے آرڈر بک کرائے، نیز مجلس اپنے خرچ پر سالانہ کیلنڈر شائع کررہی ہے، جو چناب نگر کانفرنس کے موقع پر دستیاب ہوں گے۔ کانفرنس کے انتظامات اور تشہیر کے لئے تقریباً پندرہ مبلغین کی ڈیوٹی لگائی گئی جو ۱۲؍اکتوبر کو چناب نگر میٹنگ کرکے تبلیغی وتشہیری دورے کریں گے۔ کانفرنس میں بیانات کے لئے مقررین، خطبا، مختلف دینی وسیاسی جماعتوں کے راہنماؤں کو دعوت نامے ارسال کردیئے گئے ہیں۔ کانفرنس ۲۶، ۲۷؍اکتوبر کو چناب نگر میں منعقد ہوگی، جو اتحاد بین المسلمین کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ اجلاس میں کئی ایک دفاتر کے متعلق فیصلے کیے گئے، نیز ملک بھر میں تخریب کاری کی اٹھنے والی لہر پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ گزشتہ سہ ماہی میں رحلت فرمانے والے علمائے کرام، مشائخ عظام اور جماعتی رفقاء کی مغفرت کی دعا کی گئی۔ (محمد اسماعیل شجاع آبادی)

سلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی — تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

42 ویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّۃ کانفرنس

دو روزہ

ان شاء اللہ

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

بمقام: مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ: 26، 27 اکتوبر 2023ء بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

زیرِ صدارت: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت ولیِ کامل حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب حفظہ اللہ، مرکزی امیر عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ

زیرِ نگرانی: پیرِ طریقت صاحبزادہ مخدوم العلماء ولی ابن ولی حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ

زیرِ سرپرستی: جانشین حضرت بنوریؒ استاذ العلماء حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- عقیدۂ ختمِ نبوت
- عظمتِ صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
- سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
- حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
- اتحادِ امتِ محمدیہ
- پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ جیسے اہم موضوعات پر
- ظہورِ امام مہدی علیہ الرضوان

علماء کرام، مشائخ عظام، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شعبہ نشر و اشاعت — عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-6395200